PRGI No.APURD/2013/54302

www.falaknumanews.in

روزنامہ
حیدرآباد
فلک نما نیوز
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM





THURSDAY 05 NOVEMBER 2026 VOLUME:14 ISSUE No.5 Rs.2.00 Pages:4

جمعرات ۵/نومبر ۲۰۲۶ ۲۴/جمادی الاول ۱۴۴۸ھ جلد(۱۴) شمارہ(۵) قیمت دو روپیہ

اگنیوروں کو دوسالہ توسیع، مستقل بھرتی کا راستہ کھلا



نئی دہلی، 4 نومبر (جی این ایس) اگنی پتھ اسکیم کی ایک بڑی تبدیلی میں، حکومت نے بدھ کو اعلان کیا کہ اپنے چار سالہ میعاد کے اختتام پر فوج سے نکلنے والے اگنیوروں کو مخصوص اہلیت کے معیار کو پورا کرنے کے بعد دو سال کی اضافی توسیع اور اس کے بعد مستقل بھرتی دی جائے گی۔ اس فیصلے کا اعلان چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل این ایس راجہ سبرامانی نے کیا، جس کے فوراً بعد وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر صدارت مرکزی کابینہ نے فوجی بھرتی اسکیم کے مکمل جائزے کے بعد تینوں سروسز کی طرف سے تجویز کردہ تبدیلیوں کو منظوری دی۔ جون 2022 میں شروع کی گئی اگنی پتھ اسکیم کے تحت، فوجیوں کو چار سال کی مدت کے لیے بھرتی کیا گیا تھا، جس میں ان میں سے صرف 25 فیصد کو باقاعدہ خدمات میں برقرار رکھنے کا انتظام تھا۔ اسکیم میں تبدیلیاں صرف تین ہفتوں میں لائی گئیں جب کہ تقریباً 300,18 اگنیوروں کو اپنی چار سالہ مدت پوری کرنے کے بعد 31 دسمبر تک مسلح افواج سے نکل جانا تھا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ یہ اقدام دفاعی افواج کی طویل مدتی ساختی اصلاحات" کا حصہ ہے جس کا مقصد ایک نوجوان، فٹ، ٹیکنالوجی سے لیس اور مستقبل کے لیے تیار فوج" بنانا ہے۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف نے اطلاعات و نشریات کے وزیر اشونی ویشنو کے ساتھ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا، آج کا دن ہندوستانی دفاعی افواج اور اگنیوروں کے لیے بہت اہم دن ہے۔" کابینہ نے تمام اگنیوروں کے لیے دفاعی افواج میں شامل ہونے کا راستہ بنایا ہے۔" اس وقت، اگنی پتھ اسکیم کے تحت بھرتی کیے گئے 000,300 سے زیادہ فوجی فوج میں کام کر رہے ہیں۔ جنرل سبرامانی نے کہا،" موجودہ دفعات کے مطابق، 25 فیصد اگنیور میرٹ کی بنیاد پر ریگولر فورسز میں داخل ہوتے ہیں، جب کہ بقیہ 75 فیصد ڈسپلن اور حوصلہ افزائی نوجوانوں کے طور پر باہر نکلتے ہیں۔" نئی تبدیلیوں کے تحت، اس 75 فیصد کو دو سال کی اضافی مصروفیت کی مدت کی پیشکش کی جائے گی۔ دو سال کی منگنی کی مدت کی تکمیل کے بعد، تمام اگنیوروں کو ان کی رضامندی اور انتخاب کے معیار پر پورا اترتے ہوئے باقاعدہ فوجیوں کے طور پر اندراج کیا جائے گا" انہوں نے کہا۔ جنرل سبرامانی نے مزید کہا کہ دوسری مصروفیت کی مدت میں زیادہ معاوضہ، بڑھا ہوا سیوا ندھی پیکج اور سنیارٹی فوائد ہوں گے۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) نے حکومت کے فیصلے کو تمام اگنیوروں کے لیے ایک" پاتھ وے" کھولنے کے طور پر بیان کیا، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ان میں سے تقریباً سبھی کو دفاعی افواج میں شامل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا، آج کا دن ہندوستانی دفاعی افواج اور ہمارے اگنیوروں کے لیے بہت اہم دن ہے۔" جنرل سبرامنی نے یہ بھی زور دے کر کہا کہ اگنی پتھ اسکیم جاری رہے گی اور چار سال کی مدت کے اختتام پر باقاعدہ سپاہیوں کے طور پر بھرتی کیے جانے والے 25 فیصد اگنیور سنیارٹی میں آگے ہوں گے جو کہ دو سال کی اضافی مصروفیت کی مدت اور ان کے بعد جذب ہونے کے مقابلے میں آگے ہوں گے۔" اگنی پتھ اسکیم کو بند نہیں کیا جائے گا۔ یہ جاری رہے گی۔ دوسرا، دو سال کی یہ دوسری مصروفیت کی مدت ان اگنیوروں کو جو پہلے چار سالوں میں منتخب نہیں ہوئے ہیں، کو طویل خدمت کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے" انہوں نے کہا۔ اس سوال پر کہ آیا اس اسکیم کے تحت مستقبل میں ہونے والی بھرتیوں کے لیے فورپلس ٹو ماڈل جاری رہے گا، سی ڈی ایس نے یہ کہتے ہوئے براہ راست جواب نہیں دیا کہ دفعات ابھی موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب اگنی پتھ اسکیم کو شروع کیا گیا تو ہم نے اس بات پر زور دیا کہ اسے پتھر میں نہیں ڈالا گیا تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم اگنیوروں کی کارکردگی کا جائزہ لیں گے اور مسلسل جائزہ لیں گے" انہوں نے کہا۔ جنرل سبرامانی نے کہا کہ تنظیمی تقاضوں اور آپریشنل کارکردگی کے لحاظ سے ایک معروضی جائزے نے مہارت، حوصلہ افزائی کی سطح، جسمانی فٹنس اور تکنیکی صلاحیت کے لحاظ سے اگنیور کی شاندار کارکردگی کو سامنے لایا ہے۔

انڈوپیسیفک کا مستقبل باہمی اعتماد سے وابستہ: راج ناتھ سنگھ



نئی دہلی، 4 نومبر (جی این ایس) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بدھ کے روز زور دے کر کہا کہ 'انڈوپیسیفک' خطے کا مستقبل صرف ٹیکنالوجی سے طے نہیں ہوگا، بلکہ اس بات سے طے ہوگا کہ قومیں اسے کتنی 'دانشمندی' سے استعمال کرتی ہیں اور ایک دوسرے پر کس حد تک 'اعتماد' قائم کرتی ہیں۔ 'انڈو پیسیفک ریجنل ڈائیلاگ' (IPRD)-2026 کے ایک خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ سمندر بھارت کے لیے کبھی بھی دور یا اجنبی نہیں رہے ہیں۔ انہوں نے کہا،" صدیوں سے، بھارتی ملاح ان سمندری راستوں پر سفر کرتے رہے ہیں، جو اپنے ساتھ نہ صرف سامان بلکہ علم، ثقافت اور انسانی روابط بھی لے کر گئے۔ یہی ایک بڑی وجہ ہے کہ بھارت نے ہمیشہ ایک آزاد، کھلے اور اصولوں پر مبنی بین الاقوامی نظام میں ذمہ داری کے ساتھ اپنا کردار ادا کیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کی سمندری ذمہ داریاں اس کی قومی ساحلی حدود سے کہیں آگے تک پھیلی ہوئی ہیں، اور ملک ایک ایسے سمندری نظام کی حمایت کے لیے پرعزم ہے جو کھلا، سب کو شامل کرنے والا (inclusive) اور اصولوں پر مبنی ہو۔ وزیر دفاع کے مطابق، عالمی سمندری سلامتی کا ماحول اس وقت تجارت میں 'جان بوجھ کر پیدا کی جانے والی رکاوٹوں' کی وجہ سے دباؤ کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا،" سمندری راستوں پر تُقل وحمل کی آزادی کو کھلے عام چیلنج کیا جا رہا ہے، اور سمندر کے تنگ راستوں کو تیزی سے تزویراتی (اسٹریٹجک) آلات کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ سمندر میں بڑھتی ہوئی یہ عدم استحکام وسیع تر بین الاقوامی نظام کے لیے ایک سنگین چیلنج ہے۔" مزید برآں، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہر رکاوٹ کا جواب 'عالمگیریت' (globalisation) سے پیچھے ہٹنا نہیں ہونا چاہیے، اور نہ ہی ان سمندری راستوں کو بند کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے جنہوں نے انسانی ترقی کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے بجائے، مقصد یہ ہونا چاہیے کہ متنوع سپلائی چینز (رسد کے ذرائع) کے ذریعے باہمی انحصار کو مزید محفوظ بنایا جائے۔" راج ناتھ سنگھ نے مزید کہا کہ جیسے جیسے بھارت 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی جانب گامزن ہے، سمندری شعبہ قومی تبدیلی میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا، بھارت کے عزائم صرف تجارت کو بڑھانے یا بحری صلاحیتوں کو مضبوط کرنے تک محدود نہیں ہیں؛ بلکہ ملک ایک جامع سمندری ایکوسسٹم (نظام) تشکیل دینا چاہتا ہے۔" یہ نشاندہی کرتے ہوئے کہ انسانی صلاحیتوں میں نمایاں تبدیلیاں آ رہی ہیں، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ 'آرٹیفیشل انٹیلی جنس' (AI) ڈیٹا کے تجزیے کے انداز کو مکمل طور پر تبدیل کر رہی ہے۔ وزیرِ دفاع نے کہا، "خود مختار نظام نگرانی اور آپریشنز کے شعبوں میں امکانات کو وسیع کر رہے ہیں۔ جدید سینسرز سمندری نگرانی کی صلاحیتوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ میٹریل سائنس، بائیوٹیکنالوجی اور ڈیٹا اینالیٹکس میں ہونے والی پیش رفت تحقیق اور اطلاق کے لیے نئی راہیں کھول رہی ہے۔ ان پیش رفتوں کے سمندری تحفظ اور معاشی سرگرمیوں پر دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔"

دو بچوں کے اصول کا معاملہ بڑی بینچ کے حوالے



نئی دہلی، 4 نومبر (جی این ایس): سپریم کورٹ نے بدھ کے روز مشاہدہ کیا کہ ہندوستان کے آبادیاتی منظر نامے میں گزشتہ دو دہائیوں کے دوران ایک اہم تبدیلی آئی ہے، انفرادی انتخابات سے زیادہ بچوں اور غیر قانونی انتخابات کے مقابلے موجودہ سیاق و سباق میں مزید متعلقہ نہیں ہوسکتا۔ عدالت عظمیٰ کے ایک بنچ نے نوٹ کیا کہ ملک کی شرح افزائش میں مسلسل کمی واقع ہوئی ہے اور اب یہ 1.2 کی متبادل سطح سے نیچے آ گئی ہے۔ یہ آنے والی دہائیوں میں عمر رسیدہ آبادی کے بارے میں تشویش پیدا کرتا ہے۔ اس بدلتے ہوئے آبادیاتی حقیقت کے پیش نظر، عدالت نے ان قانونی دفعات کے مسلسل جواز پر سوال اٹھایا جو دو سے زائد بچوں والے افراد کو بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے سے روکتی ہے۔ یہ مشاہدات اس وقت سامنے آئے جب عدالت نے مہاراشٹر کے کاکوڑا گرام پنچایت کی سابق سرپنچ منگلا بھیم راؤ کو نااہل قرار دے دیا، جنہیں اپنے تیسرے بچے کی پیدائش کے بعد الیکشن لڑنے سے روک دیا گیا تھا۔ اس کی اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، سپریم کورٹ نے اس معاملے پر اپنی سابقہ پوزیشن پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا اور تاریخی جاوید بمقابلہ ریاست ہریانہ (2003) کے فیصلے کو نظر ثانی کے لیے بڑی بینچ کے پاس بھیج دیا۔ 2003 کے فیصلے میں، تین ججوں کی بنچ نے ہریانہ پنچایتی راج ایکٹ 1994 کے تحت دفعات کے آئینی جواز کو برقرار رکھا، جس میں دو سے زیادہ زندہ بچے رکھنے والے افراد کو پنچایتی انتخابات میں حصہ لینے سے نااہل قرار دیا گیا تھا۔ عدالت نے نشاندہی کی کہ جب جاوید کا فیصلہ سنایا گیا، ہندوستان کی کل فرٹیلیٹی ریٹ (TFR) فی عورت تین بچے کے قریب تھی، جس سے آبادی پر کنٹرول ایک اہم پالیسی تشویش ہے۔ تاہم، آبادیاتی اشارے اب اس وقت سے کافی حد تک بدل چکے ہیں، ملک بھر میں TFR میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے۔ ان پیشرفتوں کو نوٹ کرتے ہوئے، عدالت عظمیٰ نے کہا کہ اب ایک بڑا بنچ اس بات کا تعین کرے گا کہ آیا اس طرح کی انتخابی نااہلی کی دفعات ایسے ملک میں آئینی طور پر درست اور متعلقہ ہیں جہاں آبادی میں اضافہ نمایاں طور پر کم ہوا ہے، اور آبادیاتی عمر کے بارے میں خدشات تیزی سے ابھر رہے ہیں۔

ہائی کورٹ نے شکایت خارج کر دی

نئی دہلی، 4 نومبر (جی این ایس): کرناٹک ہائی کورٹ نے بدھ کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی طرف سے 2023 کے 2023 کے اسمبلی انتخابات سے قبل شائع ہونے والے 40 فیصد کمیشن ریٹ کارڈ※ کے اشتہارات پر دائر کی گئی ایک نجی ہتک عزت کی شکایت کو مسترد کر دیا۔ سدارامیا جسٹس ایم ناگپراسنا نے شکایت کو چیلنج کرنے والی درخواست پر یہ حکم دیا۔ یہ پیشرفت اس وقت ہوئی جب ہائی کورٹ نے 4 جولائی کو شیوکمار کے خلاف مجرمانہ ہتک عزت کیس کی کارروائی پر روک لگا دی تھی، جو اس وقت نائب وزیر اعلیٰ تھے۔ عدالت نے کرناٹک پردیش کانگریس کمیٹی (کے پی سی سی) کو بھی اسی طرح کی راحت دی تھی۔ اس سال جنوری میں، ہائی کورٹ نے اسی کیس کے سلسلے میں کانگریس لیڈر راہول گاندھی، جو لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر ہیں، کے خلاف کارروائی پر روک لگا دی تھی۔ یہ شکایت بی جے پی کی کرناٹک یونٹ نے 2023 کے اسمبلی انتخابات سے قبل دائر کی تھی، جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ کے پی سی سی نے کرپشن ریٹ کارڈ※ والے مقامی اخبارات میں اشتہارات شائع کیے تھے اور پارٹی کے خلاف جھوٹی مہم چلائی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے 2023 میں شکایت کا نوٹس لیا تھا۔ اشتہارات میں الزام لگایا گیا تھا کہ بی جے پی حکومت مختلف سرکاری محکموں میں تقرریوں اور تبادلوں کے لیے کمیشن کے طور پر مخصوص رقم وصول کر رہی ہے۔ انہوں نے اس وقت کی حکمراں بی جے پی پر حکومت سے متعلق مختلف سرگرمیوں کے لیے شرحیں طے کرنے کا الزام لگایا۔ بی جے پی کی ریاستی اکائی نے دعویٰ کیا کہ اشتہارات ہتک آمیز تھے اور اس سے پارٹی کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ اس نے الزام لگایا کہ ملزمان نے فرضی مفروضوں پر مبنی جھوٹے الزامات لگائے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ شکایت میں شیوکمار، سدارامیا اور راہول گاندھی سمیت کانگریس لیڈروں کو اشتہارات کی اشاعت اور گردش کے سلسلے میں نامزد کیا گیا تھا۔ تازہ ترین حکم کے ساتھ، ہائی کورٹ نے اس معاملے میں شیوکمار اور سدارامیا کو راحت دیتے ہوئے، نجی شکایت کو خارج کر دیا ہے۔ عدالت کے فیصلے کے پیچھے تفصیلی استدلال حکم کے دستیاب ہونے کے بعد معلوم ہوگا۔

کرناٹک میں مارچ کی اجازت طلب: پرینک کھرگے



بنگلورو:، 4 نومبر (جی این ایس) وزیر داخلہ، آئی ٹی اور بی ٹی پرینک کھرگے نے بدھ کے روز کہا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے لوگ اچھے" ہیں اور اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ تنظیم نے اب تفصیلات پیش کی ہیں اور کرناٹک بھر میں اپنے مارچوں کی اجازت مانگی ہے۔ بنگلورو میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے، کھرگے نے کہا کہ حکومت پہلے اس بات سے بے خبر تھی کہ مارچ کون منظم کر رہا تھا، لیکن آر ایس ایس نے اب مطلوبہ معلومات فراہم کر دی ہیں، بشمول اس کے شاکھوں میں شامل افراد کے نام۔ آپ (میڈیا) نے ہمیں یہ کہہ کر ڈرایا کہ وہ اجازت نہیں لیں گے اور نہ ہی تفصیلات فراہم کریں گے۔ آر ایس ایس کے لوگ بہت اچھے ہیں۔ انہوں نے جہاں بھی مارچ کیا ہے، انہوں نے معلومات فراہم کی ہیں اور اجازت مانگی ہے۔ کچھ جگہوں پر اجازت نہیں دی گئی، لیکن انہوں نے تعاون کیا" انہوں نے کہا۔ میڈیا پر تنقید کرتے ہوئے، کھرگے نے الزام لگایا کہ یہ آر ایس ایس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں ملوث ہے، باوجود اس کے کہ تنظیم کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس کی طرف سے فراہم کردہ تفصیلات سے اب حکومت کو یہ جاننے میں مدد ملی ہے کہ اس کے ہر شاخ سے کون کون وابستہ ہے۔ انہوں نے ریمارکس دیے کہ نکل، وہ خود کو رجسٹر کرائیں گے اور اپنے فنڈز کی تفصیلات بھی ظاہر کریں گے، بشمول پیسہ ملک کے اندر سے آیا ہے یا بیرون ملک سے۔ سب کچھ شفاف ہو جائے گا" انہوں نے کہا۔ کھرگے نے مزید کہا کہ آر ایس ایس نے کرناٹک بھر میں اجازت طلب کی تھی اور اس نے اپنی درخواستوں کو محکمہ پولیس کو محض اطلاع کے طور پر بیان نہیں کیا تھا۔ انہوں نے یہ صحیح طریقے سے کیا ہے۔ اپنی درخواستوں میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ وہ محض محکمہ پولیس کو آگاہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کرناٹک بھر میں اجازت طلب کی ہے۔ وہ بدل گئے ہیں۔ وہ 100 سالوں سے اس طرح کام کر رہے ہیں، اور انہیں کچھ وقت کی ضرورت ہے" انہوں نے کہا۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) وجے دشمی روٹ مارچ (پاتھ سنچلن) کے مراکز کے ارد گرد تنازع بنیادی طور پر قانونی اجازتوں پر سیاسی اور انتظامی تعطل پر ہے۔ یہ معاملہ اس وقت بڑھ گیا جب کرناٹک کے وزیر داخلہ پرینک کھرگے نے عوامی طور پر اعلان کیا کہ آر ایس ایس کو اپنے راستے کے نقشوں کے بارے میں حکام کو محض اطلاع" دینے کے بجائے پولیس کی رسمی اجازت حاصل کرنی چاہیے۔ کھرگے نے اندرونی خطوط کا اشتراک کیا جہاں آر ایس ایس نے مقامی پولیس کو لاجسٹکس کو مربوط کرنے کے لیے مطلع" کیا۔ محکمہ داخلہ نے دلیل دی کہ چونکہ مارچ پاسٹ میں سینکڑوں راستوں پر دو لاکھ سے زیادہ شرکاء شامل ہوتے ہیں، پولیس کو ٹریفک، حفاظت اور عوامی انفراسٹرکچر کا مناسب طریقے سے انتظام کرنے کے لیے پیشگی رسمی درخواستوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عوامی اجتماعات کو کنٹرول کرنے والے قوانین آر ایس ایس پر یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔

گڈ گورننس کے لیے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر پر زور: جے شنکر

سینٹ جانس (اینٹیگا اور باربوڈا) میں گڈ گورننس کے لیے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کی اہمیت کو اجاگر کیا: وزیر خارجہ (EAM) ایس جے شنکر نے بدھ کے روز گڈ گورننس اور مالی ذمہ داری کے لیے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ای اے ایم جے شنکر نے بدھ کو دولت مشترکہ کے سربراہان حکومت کے ایگزیکٹو سیشن (سی ایچ او جی ایم) میں ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ اپنے خطاب میں EAM جے شنکر نے ہندوستان کے حالیہ آزاد تجارتی معاہدے (FTA) اور اس سلسلے میں دیگر مذاکرات کے بارے میں بات کی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، EAM جے شنکر نے کہا، کامن ویلتھ ہیڈز آف گورنمنٹ ایگزیکٹو سیشن میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے کا اعزاز۔ اچھی حکمرانی اور مالی ذمہ داری کے لیے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

شراب سنڈیکیٹ پر ای ڈی کے چھاپے

نئی دہلی: ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ (ای ڈی) نے گروگرام میں مقیم شراب فروش چین دی تھیکا※ کے ذریعہ درآمد شدہ غیر ملکی شراب کی مبینہ غیر قانونی خریداری اور فروخت سے منسلک منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے سلسلے میں دہلی-این سی آر، ہریانہ اور پنجاب میں 10 مقامات پر تلاشی اور ضبطی کی کارروائیاں کی ہیں۔ پی ایم ایل اے کے تحت منگل اور بدھ کو ای ڈی کے گروگرام زونل آفس کی طرف سے کی گئی تلاشیوں میں دی تھیکا※ سے وابستہ افراد، غیر ملکی شراب سپلائی کرنے والوں، ٹرانسپورٹرز اور مبینہ طور پر شراب کے سنڈیکیٹ میں ملوث دیگر افراد کے دفاتر اور رہائش گاہوں کا احاطہ کیا گیا۔ ای ڈی کے مطابق، تحقیقات ایف آئی آر اور ہریانہ پولس کی طرف سے داخل کی گئی چارج شیٹ سے ہوتی ہے جس میں درآمد شدہ غیر ملکی شراب کی غیر قانونی فروخت اور کسٹم ڈیوٹی اور ریاستی ایکسائز ٹیکس سے بچنے کے لیے بانڈ سے بانڈ ٹرانسفر میکانزم کا غلط استعمال کیا گیا تھا۔ یہ کیس محکمہ ایکسائز کے افسران کی شکایت سے شروع ہوا، جنہوں نے 9 دسمبر 2025 کو دی تھیکا※ سے 921,3 کیسز اور درآمد شدہ غیر ملکی شراب کی 176 ڈھیلی بوتلیں ضبط کیں جن میں مبینہ طور پر لازمی ہولوگرام اور ٹریک اینڈ ٹریس سٹرپس کی کمی تھی۔ ای ڈی نے کہا کہ اس کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سنڈیکیٹ نے بانڈ سے بانڈ ٹرانسفر سسٹم کا استحصال کیا، جو ریاستوں کے درمیان کسٹم اور ایکسائز ڈیوٹی کی فوری ادائیگی کے بغیر درآمد شدہ شراب کی نقل وحرکت کی اجازت دیتا ہے۔ آپریشن کو آسان بنانے کے لیے، ہریانہ اور گوا/مہاراشٹرا میں الگ الگ کمپنیاں قائم کی گئیں اور مطلوبہ کسٹم لائسنس حاصل کیے گئے۔ جب کہ سرکاری طور پر شراب کو گوا یا مہاراشٹر کے بانڈڈ گوداموں تک پہنچایا جانا تھا، تفتیش کاروں نے پایا کہ ٹرانسپورٹرز کے ساتھ مل کر کھیپ کا رخ موڑ دیا گیا اور گروگرام کے شراب فروشوں کو براہ راست سپلائی کیا گیا۔ اس کے بعد شراب کو جائز درآمدی سٹاک کے طور پر فروخت کیا گیا، جس سے سنڈیکیٹ کسٹم ڈیوٹی، VAT، سیسز اور دیگر ٹیکسوں سے بچنے کے قابل بنا۔ ایجنسی نے الزام لگایا کہ 2025-27 کی مدت کے لیے شراب کا لائسنس حاصل کرنے کے بعد، سنڈیکیٹ نے منافع میں اضافے کے لیے ہولوگرام اور ٹریک اینڈ ٹریس سٹرپس کے بغیر درآمد شدہ شراب کی خریداری اور فروخت کی۔ جون اور نومبر 2025 کے درمیان درآمد شدہ شراب کی ایک لاکھ سے زیادہ بوتلیں خریدی گئیں اور غیر قانونی طور پر فروخت کی گئیں۔



روزنامہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

سرحد کے اس پار گھر: پونچی کے پناہ گزینوں کی آٹھ دہائیوں کی جلاوطنی

ڈاکٹر ہرمیت سنگھ

اگر آپ جموں کی پناہ گزین کالونیوں میں سے کسی ایک بوڑھے رہائشی سے پوچھیں کہ بھور کیمپ میں، گول گجرال کیمپ میں، سمبل کیمپ میں یا چٹھہ میں، جہاں اس کا گھر ہے، وہ جموں نہیں کہے گا۔ اس کے بجائے، وہ آج کے نقشے سے کہیں کہیں ہندوستانی گاؤں کا نام لکھے گا۔ راولاکوٹ، سودھانتی، باغ، یا پلندری کے قریب، جیسے وہ کل ہی دروازے سے نکلا تھا، اسے خاندانی صحن، گاؤں کا کنواں، ایک سایہ دار اخروٹ اور مقامی مندر یا گرودوارہ یاد آئے گا، پھر بھی وہ گھر تقریباً آٹھ کی دہائی کے قریب ہے۔ یہ پونچی سکھوں اور ہندوؤں کا پائیدار، بڑے پیمانے پر بھول جانے والا غم ہے، جو ایک نسلی برادری ہے جو پیر پنجال کے کنارے نسلوں سے پروان چڑھتی رہی، صرف 1947 کے موسم خزاں میں اپنی پوری دنیا کو غائب ہوتے دیکھتی رہی۔" مصنف کے ڈی یمنی، جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اپنے آبائی علاقے پونچھ کی تاریخ کو دستاویز کرنے میں صرف کیا، کتاب کے عنوان میں پونچھ کو کشمیر کا میدان جنگ" کہا اور اس کا جواز پیش کیا۔ کیونکہ 1947 سے بہت پہلے اور اس کے بہت بعد، پونچھ ہر چیز کے کنارے پر بیٹھا ہے: وادی کشمیر کا کنارہ، پنجاب کا کنارہ، سلطنتوں اور فوجوں کا کنارہ۔ یہ ایک خوبصورت علاقہ ہے، تمام دیودار کے جنگلات اور پہاڑی ندیاں، لیکن اس کے لوگوں نے ایک سرحد پر رہنے کی بھاری قیمت ادا کی ہے جو چلتی رہتی ہے اور تاریخ کے سنگم پر پڑی رہتی ہے۔ تقسیم سے پہلے، پونچھ ایک ایسی جگہ نہیں تھی جس طرح ہم آج تصور کرتے ہیں کہ مذہب کے ذریعہ تقسیم کیا گیا تھا۔ سکھ اور ہندو خاندان ایک ساتھ رہ رہے تھے اور تاجروں، کسانوں اور زمینداروں کے طور پر کام کر رہے تھے، اپنے مسلمان پڑوسیوں کے ساتھ ان دیہاتوں میں رہ رہے تھے جن میں کنویں، مشترکہ کھیت اور نسلوں سے مشترکہ تہوار تھے۔ وہ ایک چھوٹی سی اقلیت تھے، شاید بیس میں سے ایک، لیکن وہ باہر کے نہیں تھے۔ وہ وہاں کے اتنے ہی تھے جتنے کسی کے تھے۔ پونچھ میں کوئی بھی آزادی کے بعد کے لیے تیار نہیں تھا۔ مہاراجہ کی حکمرانی کے خلاف ایک مقامی بغاوت ہفتوں کے اندر، کہیں زیادہ بڑی اور گہری تاریک چیز میں بدل گئی، جب مسلح حملہ آور شمال مغرب سے داخل ہوئے۔ وہ دیہات جو نسلوں سے کھڑے تھے ایک ہی رات میں جل گئے۔ وہ خاندان جو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ سکون سے رہتے تھے اچانک اپنی جان بچانے کے لیے بھاگتے ہوئے پایا۔ مرد اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے۔ خواتین کو لے جایا گیا۔ بچوں کو والدین کی پشت پر لے جایا جاتا تھا جو نہیں جانتے تھے کہ کیا وہ اگلے گاؤں کو دیکھنے کے لیے زندہ رہیں گے، اگلے شہر کو چھوڑ دیں۔ وہاں سوار ہونے کے لیے کوئی ٹرین نہیں تھی اور نہ ہی پار کرنے کے لیے صاف ستھرا بارڈر تھا، جیسا کہ پنجاب میں تھا۔ پونچی مہاجرین کی کہانی بالکل مختلف ہے۔ پہاڑی پٹری کی وجہ سے، وہ پیدل راستہ پار کرتے ہیں، بعض اوقات کئی دنوں تک، جو کچھ ایک ہی بنڈل میں لے جایا جا سکتا تھا، اور لوگ سب کچھ وہیں گھارے یعنی POJK میں اصل گھر چھوڑ کر چلے گئے۔ کچھ لوگ اتنے خوش قسمت تھے کہ پونچھ شہر کے قریب ایک عارضی ہوائی پٹی سے اڑائے گئے۔ ان میں سے اکثر بس چلتے رہے اور جموں پہنچنے تک چلتے رہے، اور وہ اپنے ہی ملک میں اجنبی ہو گئے، ان کی زندگی میں سوائے یاد کے اور کچھ نہیں بچا تھا۔ میر پور، تھوڑا آگے مغرب میں، شاید اس کا بدترین منظر دیکھا۔ نومبر 1947 میں وہاں جو کچھ ہوا وہ اب بھی زندہ بچ جانے والوں کے خاندانوں کی طرف سے اس دن کے طور پر بولا جاتا ہے جس دن کمیونٹی نے اس سے کہیں زیادہ کھو دیا جس سے وہ نہ صرف زندگیوں کو گن سکتا تھا، بلکہ زندگی کا ایک طریقہ جو صدیوں سے موجود تھا۔ اس دن کو ہر سال خاموشی سے یوم میر پور کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کہانی کو پنجاب کی تقسیم کی دوسری مشہور کہانیوں سے جو چیز مختلف بناتی ہے وہ یہ ہے کہ جو خاندان POJK سے آئے تھے وہ کسی غیر ملک میں نہیں گئے۔ وہ جموں آئے، جو کچھ ثقافت اور زبانوں کے ساتھ جموں و کشمیر کا حصہ تھا اور رہا۔ اور پھر بھی، کئی دہائیوں سے، ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا رہا، اور محسوس کیا گیا، جیسے کوئی جگہ نہیں ہے۔ شروع میں ان کے پاس کھیتی کے لیے کوئی زمین نہیں تھی، نہ کوئی کاغذات جو یہ ثابت کرتے تھے کہ ان کی ملکیت کیا تھی، اور وہ اپنے ہی وطن میں بے زمین اور بے وطن ہو گئے۔ پناہ گزین کیمپ سے آگے کوئی مقررہ پتہ نہیں جو بہت سے لوگوں کے لیے خاموشی سے مستقل ہو گیا۔ پھر بھی، پناہ گزینوں کی آبادی نے اپنے پناہ گزین کیمپ کی شناخت برقرار رکھی، اور وہ کیمپ جموں کے سمبل مہاجر کیمپ اور بھور مہاجر کیمپ کی طرح ان کے اصل گھر بن گئے۔ ان کیمپوں میں اب بھی لوگ گنجان آباد علاقے میں رہ رہے ہیں اور اپنی پناہ گزینوں کی شناخت کے لیے مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہندوستانی حکومت کو پیچھے رہ جانے والی جائیدادوں کے لیے ایک ٹوکن مالی معاوضہ کی پیشکش کرنے میں تقریباً ستر سال لگے، اور اس اسکیم کو ایک سے زیادہ بار بڑھانا پڑا کیونکہ ہزاروں اہل خاندانوں تک ابھی تک رسائی نہیں ہو سکی ہے۔ ستر سال صرف افسر شاہی کی تاخیر نہیں ہے۔ یہ پوری زندگی ہے۔ زیادہ تر لوگ جنہوں نے اپنا گھر کھو دیا، جسے وہ گھرے※ کہتے ہیں، یعنی اصل گھر، اپنے گھرے※ کی خوبصورت یادیں اور اپنے آبائی مقام کے لیے ان کی کبھی نہ ختم ہونے والی محبت کو اب بھی یاد ہے۔ ہاں، بالکل، پونچھ لائن آف کنٹرول کے بہت قریب بیٹھا ہے۔ یہ درد 1947 میں ختم نہیں ہوا تھا۔ وہی سرحدی دیہات جنہیں یہ پہلے پناہ گزین ملے تھے دوبارہ گولہ باری کر کے خالی کر دیا گیا: 1965 میں، 1971 میں، 1999 کی کارگل جنگ میں اور یہاں تک کہ 2025 میں آپریشن سندھ کے وقت، اور 1947 کے بعد کے ان تمام کشیدہ سالوں میں بہت سے پونچی خاندان بے گھر ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کے پوتے پوتیوں سے بات کریں جو 1947 میں زندہ بچ گئے تھے، اور آپ اکثر کچھ عجیب محسوس کریں گے: وہ کہانی کو صرف ٹکڑوں میں جانتے ہیں۔ ایک گاؤں کا نام۔ ایک گھر کی تفصیل۔ ایک مبہم احساس کہ کچھ خوفناک ہوا، جس کے بارے میں دھیمی آواز میں بات کی گئی، مکمل تفصیل میں کبھی نہیں۔ یہ اس لیے نہیں کہ کہانی غیر اہم تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مکمل طور پر بتانا بہت تکلیف دہ تھا، اور اس لیے اسے یاد رکھنے کے لیے کافی ٹکڑوں میں منتقل کیا گیا لیکن دوبارہ زندہ کرنے کے لیے کافی نہیں۔ صدمہ اکثر نسلوں میں ایسا ہی لگتا ہے۔ یہ ہمیشہ بلند نہیں ہوتا۔ بعض اوقات یہ محض ایک خاندان ہوتا ہے جو جموں میں تین نسلوں کے بعد بھی اپنی شناخت ایک ایسے گاؤں سے کرتا ہے جو اب اس کا نہیں ہے اور نہ ہی اس کا دورہ کر سکتا ہے کیونکہ ان کے لیے، گھر کی حقیقت میں کبھی بھی نئی تعریف نہیں کی گئی تھی۔ یہ صرف کبھی پیچھے رہ گیا تھا۔ اس میں ایک خاموش دکھ بھی ہے کہ اس کہانی کو کمیونٹی سے باہر کتنی کم سنائی جاتی ہے۔ تقسیم، جیسا کہ زیادہ تر ہندوستان اسے یاد کرتا ہے، پنجاب اور بنگال کی کہانی ہے، ٹرینوں اور پناہ گزینوں کے کالم ایک نئی بین الاقوامی سرحد کو عبور کرتے ہیں۔ پونچھ اور میر پور کی کہانی، جو ایک شاہی ریاست کے الحاق کی الگ الگ اور مبہم سیاست میں پھنسی ہوئی ہے، شاذ و نادر ہی اس کہانی میں شامل ہوتی ہے۔ پونچی سکھوں اور ہندوؤں نے اکثر اپنے اپنے المیے کے لیے ایک فوٹ نوٹ کی طرح محسوس کیا ہے۔ حالیہ برسوں میں، حکومت نے معاوضے کی اسکیموں، جموں و کشمیر سے باہر بکھرنے والے خاندانوں کے لیے ڈومیسائل سرٹیفکیٹس، اور خصوصی کیمپوں میں کچھ حقیقی اقدامات کیے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی اہل خاندان چھوٹ نہ جائے۔ یہ معاملہ، اور وہ خاندان جنہوں نے اتنے عرصے سے انتظار کیا ہے وہ ہر طرح کی مدد کے مستحق ہیں۔ لیکن اگر آپ اس کمیونٹی کے لوگوں سے بات کرتے ہیں، جو دوبارہ سامنے آتا ہے وہ حقیقت میں پیسے کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ ان کے گاؤں کے نام رکھنے، ان کے مرنے والوں کی گنتی، اور ان کے سفر کو 1947 کی زیادہ جانی پہچانی کہانیوں کے ساتھ ساتھ پڑھائے جانے کے لیے مناسب طریقے سے یاد رکھنے کے بارے میں ہے، بجائے اس کے کہ اسے ایک چھوٹا، علاقائی فوٹ نوٹ سمجھا جائے۔ ان جلتے دیہاتوں سے نکلنے والی آخری نسل اب اسی اور نوے کی دہائی میں ہے۔ چند سالوں میں کوئی بھی ایسا نہیں بچے گا جو پونچھ، راولاکوٹ، سدھنوتی، پلندھری یا باغ کو اپنی آنکھوں سے یاد کرتا ہو۔ جو باقی رہے گا وہ یہ ہے کہ ان کے بچے اور پوتے آگے لے جانے کا انتخاب کرتے ہیں اور ہم میں سے باقی لوگ کیا سننے کا انتخاب کرتے ہیں جب کہ پونچھنے کا ابھی وقت ہے۔ کچھ زخم وقت کی وجہ سے بھر جاتے ہیں۔ دوسرے صرف اس لیے شفا دیتے ہیں کہ آخر کوئی سننا چھوڑ دیتا ہے۔ پونچی سکھوں اور ہندوؤں کے لیے، یہ سننا طویل عرصے سے التوا کا شکار ہے۔ یہاں آتا ہے سیاسی مفکر میکیاولی۔ بقول اُن کے، ''ایک شخص اپنے باپ کے قتل کو آسانی سے بھول سکتا ہے لیکن اس کی آبرو ریزی کو کبھی نہیں بھولتا''۔ پونچی برادری اپنی آنے والی نسلوں کو سرحد کے اس پار گھر میں بائیں بازو کی چیزوں کے بارے میں عظیم نقصان پہنچاتی ہے، یعنی POJK میں گھرے، اور ان کی آنے والی نسلیں بھی اس ناقابل تلافی نقصان اور سانحہ کو کبھی فراموش نہیں کریں گی جس میں ان کے قریبی عزیزوں کی قیمتی جانوں کا ضیاع اور چھاپہ ماروں کے ہاتھوں ان کی جائیداد اور وطن کی ضبطی شامل ہے۔ یہ پونچھ نسلی کمیونٹی گروپ کی پوری کہانی ہے۔

کیا ہم دائیں بازو کے سیاسی غلبے کے خاتمے کا مشاہدہ کر رہے ہیں؟

یوگندر کندھاری

انتخابات حکومتوں کے انتخاب کی مشقوں سے زیادہ ہیں۔ نازک لمحات میں، وہ اشارہ دیتے ہیں کہ معاشروں کا صبر ختم ہو چکا ہے۔ وہ اقتدار پر قابض ہونے والوں اور اس کے نتائج کے ساتھ زندگی گزارنے کی توقع رکھنے والوں کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج کو بے نقاب کرتے ہیں۔ سیاسی منظر نامہ بدل رہا ہے۔ ہنگری نے 16 سال بعد وکٹر اوربان کو ووٹ دیا، جس سے قوم پرست ماڈل ڈونلڈ ٹرمپ کی تعریف کرنے والے کو دھچکا لگا۔ برازیل کی لولا دا سلوا کی واپسی نے بولسونارو کیمپ کی واپسی سے انکار کر دیا۔ سربیا میں طلبہ کی حمایت یافتہ تحریک نے حکمران اسٹیبلشمنٹ کو چیلنج کیا ہے۔ دریں اثنا، اسرائیل کے غیر معمولی طور پر زیادہ ٹرن آؤٹ نے بنجمن نیتن یاہو کی قیادت کے مقابلے کو تیز کر دیا ہے، حالانکہ صرف ٹرن آؤٹ ہی نتائج کا تعین نہیں کرتا ہے۔ یہ پیش رفت ایک جیسی نہیں ہیں، اور نہ ہی یہ ضروری طور پر یکساں نظریاتی تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہیں۔ پھر بھی ساتھ لے کر، وہ ایک اہم سوال اٹھاتے ہیں: کیا ووٹرز طویل سیاسی غلبہ کے تکبر کے خلاف بغاوت کرنے لگے ہیں؟ نیتن یاہو نے ایک انکشافی تضاد پیش کیا۔ اسرائیل کے سب سے طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے رہنما، 19 سال تک متعدد ادوار میں اپنے عہدے پر رہے، ایک بے مثال سیاسی زندہ بچ جانے والا شخص ہے۔ ان کے دائیں بازو کے اتحاد نے اسرائیلی معاشرے کو تقسیم کر دیا ہے اور ملک کی بین الاقوامی تنہائی کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ اس کے باوجود اس کی لیک کی وضاحت صرف مقبولیت سے نہیں کی جا سکتی۔ اسرائیل کا بکھرا ہوا انتخابی نظام منقسم اپوزیشن کے لیے ایک مستحکم اکثریت بنانا مشکل بناتا ہے جو اس کے اتحاد کو ختم کرنے کے قابل ہو۔ سیاسی بقا خود بخود عوامی اتفاق رائے کی علامت نہیں ہے۔ اور نہ ہی اپوزیشن کی متحد ہونے میں ناکامی ضروری طور پر حکومت کی حمایت کرتی ہے۔ پورے جنوبی ایشیا میں، اسی طرح کے دھاروں نے مختلف شکلیں اختیار کی ہیں۔ سری لنکا کے ارا گالیا بغاوت نے معاشی تباہی کے درمیان ایک طاقتور خاندان کو چیلنج کیا۔ بنگلہ دیش نے ایک بڑھتے ہوئے آمرانہ اسٹیبلشمنٹ کے خلاف ایک بڑے پیمانے پر بغاوت کا مشاہدہ کیا، جبکہ نیپال کے جنرل زیڈ کو متحرک کرنا بدعنوانی، استحقاق اور اپنے ہی مفاد پرستوں کی خدمت کرنے والے نظام کے ساتھ بے صبری کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کے اسباب اور نتائج مختلف ہیں، لیکن مشترکہ دھاگہ واضح ہے: نوجوان شہری تیزی سے اس خیال کو مسترد کر رہے ہیں کہ سیاسی اشرافیہ کو غیر معینہ مدت تک حکومت کرنے کا بلاشبہ حق حاصل ہے۔ پیغام ترقی پذیر دنیا سے بھی آگے بڑھتا ہے۔ یورپ کی نوجوان نسلوں نے معاشی عدم تحفظ، رہائش کی قیمت، رہائش، روزگار اور باوقار مستقبل کے امکانات پر اپنی حکومتوں کا تیزی سے مقابلہ کیا ہے۔ ضروری نہیں کہ ان کا غصہ نظریاتی لحاظ سے بائیں بازو کا ہو۔ یہ اکثر ایسے اداروں اور رہنماؤں کے مسترد ہونے کی عکاسی کرتا ہے جو روزمرہ کے خدشات کو دور کرنے سے قاصر یا ناپسندیدہ دکھائی دیتے ہیں۔ واضح تصادم دائیں اور بائیں بازو کے درمیان نہیں ہو سکتا، بلکہ مضبوط طاقت اور احتساب کا مطالبہ کرنے والے ووٹروں کے درمیان ہو سکتا ہے۔ بھارت کو بھی ان جوابی دھاروں کا سامنا ہے۔ حکمران اسٹیبلشمنٹ کافی تنظیمی طاقت اور انتخابی اثر و رسوخ کو برقرار رکھتی ہے، لیکن غلبہ ایک لامحدود مینڈیٹ نہیں ہے۔ بڑے پیمانے پر انتخابی جوڑ توڑ کے الزامات شفاف تحقیقات اور قابل اعتماد جوابات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ثبوت کے بغیر، ان کو ثابت شدہ حقیقت نہیں سمجھا جا سکتا۔ انتخابی سالمیت جمہوریت کے لیے اس قدر بنیادی ہے کہ اسے تعصب اور جوابی الزامات تک کم کیا جائے۔ بے روزگاری، تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات، گھریلو معاشی تناؤ اور مستقبل کے مواقع کے بارے میں غیر یقینی صورتحال کا عام خاندانوں پر بہت زیادہ وزن ہے۔ نوجوان ہندوستانیوں کے لیے، قومی بحالی کا مطلب بہت کم ہے اگر محفوظ روزگار مفقود رہتا ہے، تعلیم ناقابل برداشت ہو جاتی ہے، اور ترقی کا انحصار میرٹ کے بجائے استحقاق پر ہوتا ہے۔ قومی فخر کسی آبادی کو متاثر کر سکتا ہے، لیکن یہ غیر معینہ مدت تک معاشی مواقع کا متبادل نہیں بن سکتا۔ نہ ہی مذہبی شناخت، قوم پرستی یا لیڈر کی طاقت کی اپیلیں حکومت کو ملازمتوں، قیمتوں، عوامی خدمات اور ادارہ جاتی جوابدہی کے سوالات سے مستقل طور پر الگ نہیں کر سکتیں۔ ٹرمپ کو امریکہ میں بھی اسی چیلنج کا سامنا ہے۔ نومبر کے وسط مدتی انتخابات ان کی انتظامیہ کے موقف کی جانچ کریں گے، حالانکہ ان کے نتائج کو معمولی نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ یہاں تک کہ زبردست سیاسی تحریکیں بھی خطرے میں پڑ جاتی ہیں جب ووٹر سوال کرتے ہیں کہ کیا وعدے زندہ تجربے کے مطابق ہیں۔ دائیں بازو کی تحریکوں نے قومی شناخت، امیگریشن، سلامتی، ثقافتی تبدیلی اور معاشی انحطاط کے بارے میں پریشانیوں کو دور کر کے ترقی کی ہے۔ ان میں سے بہت سے خدشات حقیقی ہیں۔ ہم ان کی اپیل کو جہالت یا تعصب کے طور پر مسترد نہیں کر سکتے۔ خطرہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب پریشانیوں کو مستقل متحرک کرنے کا ہتھیار بنایا جاتا ہے، مخالفین کو دشمن کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اداروں کو کمزور کیا جاتا ہے، اور تنقید کو بے وفائی سمجھا جاتا ہے۔ ایسی سیاست مختصر مدت میں اقتدار کو مستحکم کر سکتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ، پولرائزیشن سمجھوتے کی گنجائش کو کم کر دیتی ہے، جب کہ مرتکز اتھارٹی بدسلوکی کی جانچ کو کمزور کر دیتی ہے۔ جب حکومتیں ادارہ جاتی اعتبار کی بجائے لیڈر کی شخصیت پر انحصار کرتی ہیں تو سیاسی استحکام اس فرد کی قسمت کا یرغمال بن جاتا ہے۔ اس کے باوجود دائیں بازو کے غلبے کے خاتمے کا اعلان کرنا قبل از وقت ہے۔ Orbán کی شکست ان قوتوں کو نہیں مٹاتی جو اس نے مجسم کی تھی۔ لولا کی کامیابی برازیل کا نظریاتی مقابلہ طے نہیں کرتی۔ طلباء کی تحریکیں مربوط پروگراموں کے بغیر حکومتوں کو گرا سکتی ہیں۔ اسرائیل میں، اپوزیشن کی تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ انتخابی ریاضی کس طرح ایک لیڈر کو تنازعات کے درمیان محفوظ رکھ سکتی ہے۔ تبدیلی شاذ و نادر ہی لکیری ہوتی ہے، اور ایک حکومت کو شکست دینا نہ تو زیادہ جمہوری اور نہ ہی زیادہ قابل متبادل کی ضمانت دیتا ہے۔ زیادہ اہمیت شہریوں کی بڑھتی ہوئی جارحیت میں ہے، خاص طور پر نوجوانوں میں۔

آسام کے لیے بی جے پی کا انتخابی منشور

مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ نے یقینی طور پر موجودہ دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور یہ ایک بہت ہی پیچیدہ اور متضاد تجویز پیش کیا ہے کہ آیا نازک دور میں جنگ ایک زندہ حقیقت بن جاتی ہے اور معاشرے کے درمیان پائیدار امن کے طویل عرصے تک رہنے کے لیے ایک سازگار منظر نامے کو تخلیق کرنے اور دوبارہ تخلیق کرنے کے لیے مفید انسانوں کے لیے مفید ہے۔ ہمیشہ کے لئے کوشش کریں۔ آیئے ہم گہرائی میں غوطہ لگائیں اور حتمی بنیادی سچائی کو نکالیں: انسانی تہذیب ہمیشہ امن کے نظریات اور جنگ کی تلخ حقیقتوں کے درمیان گھومتی رہی ہے۔ فلسفی، حکمت عملی اور سیاسی رہنما اکثر اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ کیا پائیدار امن کے حصول کے لیے جنگ کو جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ جب کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات ظلم کو ختم کرنے یا استحکام کی بحالی کے لیے جنگ ضروری ہوتی ہے۔ تاریخ بار بار یہ ظاہر کرتی ہے کہ جنگیں اکثر گہری تقسیم، مصائب اور طویل مدتی عدم استحکام پیدا کرتی ہیں۔ مشرق وسطیٰ یا مغربی ایشیا میں جاری تنازعات بی خاص طور پر غزہ کی پٹی، اسرائیل، ایران اور یمن کی جنگیں سنگین سوالات کو جنم دیتی ہیں، آیا جنگ واقعی امن کی طرف لے جاتی ہے یا محض تشدد کے چکروں کو جاری رکھتی ہے۔ نظریہ میں، بین الاقوامی تعلقات کے کچھ اسکالرز "امن کے لیے جنگ" کے تصور پر یقین رکھتے ہیں۔ منطق یہ ہے کہ فیصلہ کن فوجی کارروائی ظالم حکومتوں کو ختم کر سکتی ہے یا جارحیت کو روک سکتی ہے۔ مثال کے طور پر دوسری عالمی جنگ کی تباہی، اقوام متحدہ جیسے ادارے عالمی امن کو برقرار رکھنے کے لیے بنائے گئے۔ تاہم، تضاد یہ ہے کہ اگرچہ جنگ بعض اوقات کسی خاص خطرے کو روک سکتی ہے، لیکن یہ ان گہرے سیاسی، معاشی اور نظریاتی تنازعات کو شاذ و نادر ہی دور کرتی ہے جو اس کی وجہ بنے۔

مغربی ایشیا کے عصری تنازعات اس مخمصے کو کافی واضح طور پر اجاگر کرتے ہیں۔ اسرائیل فلسطین تنازعہ جو 7 اکتوبر کو حماس کی قیادت میں اسرائیل پر حملے کے بعد ڈرامائی طور پر بڑھ گیا تھا، اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر تباہی اور انسانی بحران پیدا ہوئے ہیں۔ ہزاروں شہری نقصان اٹھا چکے ہیں، شہر تباہ ہو چکے ہیں اور خطہ بدستور گہرا پولرائزڈ ہے۔ اسی طرح ایران اور اسرائیل کے درمیان دیرینہ دشمنی نے ایک وسیع علاقائی جنگ کے خدشات کو جنم دیا ہے، جب کہ یمن میں خانہ جنگی دنیا کی غریب ترین قوم میں سے ایک کو تباہ کر رہی ہے۔ یہ تنازعات واضح کرتے ہیں کہ جنگ اکثر شکایات کو حل کرنے کے بجائے کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔ ان جنگوں کی ایک اور اہم جہت جغرافیائی سیاسی مفادات اور قدرتی وسائل کا کردار ہے مشرق وسطیٰ دنیا کے تیل کے ثابت شدہ ذخائر کا تقریباً نصف رکھتا ہے، جو اسے عالمی توانائی کی سلامتی کے لیے تزویراتی طور پر اہم بناتا ہے۔ بڑی طاقتوں نے تاریخی طور پر پیٹرولیم اور قدرتی گیس جیسے وسائل تک رسائی کو محفوظ بنانے کے لیے خطے میں اثر و رسوخ کے لیے مقابلہ کیا ہے۔ عراق اور شام جیسے ممالک میں بیرونی طاقتوں کی شمولیت کو اکثر ناقدین نے جزوی طور پر وسائل کے مفادات اور سٹریٹجک غلبہ سے تعبیر کیا ہے۔ اگرچہ یورینیم کے وسائل مشرق وسطیٰ کے تنازعات کا مرکزی عنصر نہیں ہیں، لیکن جوہری عزائم، خاص طور پر جو ایران سے وابستہ ہیں، نے عالمی تناؤ کو بڑھا دیا ہے۔ اس طرح یہ کہنا مکمل طور پر غلط نہیں ہے کہ وسائل کی مسابقت، سٹریٹجک تکبر اور نظریاتی دشمنیوں کے ساتھ مل کر ان میں سے بہت سی جنگوں کو ہوا دیتی ہے۔ تاہم، تمام تنازعات کو محض تیل یا یورینیم کی جدوجہد تک کم کرنا ایک حد سے زیادہ آسان ہوگا۔ تاریخی شکایات، علاقائی تنازعات، مذہبی تقسیم اور سیاسی اقتدار کی کشمکش بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، اسرائیل-فلسطین تنازعہ کی جڑیں 1948 میں جدید ریاست اسرائیل کے قیام، آبادیوں کی نقل مکانی اور خودمختاری کے حل نہ ہونے والے سوالات کے گرد پیچیدہ تاریخ میں پنہاں ہیں۔ یہ تہہ دار اسباب صرف فوجی حل کے لیے پائیدار امن لانا انتہائی مشکل بنا دیتے ہیں۔ جنگ کے نتائج فوری طور پر میدان جنگ سے بھی آگے بڑھتے ہیں۔ انسانی تباہی، لاکھوں کی نقل مکانی، بنیادی ڈھانچے کی تباہی، اور طویل مدتی نفسیاتی صدمے عام نتائج ہیں۔ معیشتیں تباہ ہو جاتی ہیں، تعلیمی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور نسلیں خوف اور عدم استحکام کے ماحول میں پروان چڑھتی ہیں۔ شام اور یمن کے تنازعات سے پیدا ہونے والا مہاجرین کا بحران اس بات کا ثبوت ہے کہ کس طرح علاقائی جنگیں عالمی انسانی چیلنج بن سکتی ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک کے لیے یہ تنازعات سنگین مضمرات رکھتے ہیں۔ ہمارا ملک خلیجی خطے سے توانائی کی درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے، جس کی وجہ سے مغربی ایشیا میں استحکام اس کی اقتصادی سلامتی کے لیے اہم ہے۔ تنازعات میں اضافہ تیل کی قیمتوں میں اضافے، جہاز رانی کے راستوں میں خلل اور ہندوستانی معیشت پر افراط زر کے دباؤ کا باعث بن سکتا ہے۔ مزید برآں، لاکھوں ہندوستانی تارکین وطن متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور قطر جیسے ممالک میں کام کرتے ہیں، کوئی بھی علاقائی عدم استحکام ان کی حفاظت اور معاش کو براہ راست متاثر کرتا ہے۔ لہٰذا، ہندوستان کو امن اور استحکام کی وکالت کرتے ہوئے تمام فریقوں کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات کو احتیاط سے متوازن رکھنا چاہیے۔ اسٹریٹجک خود مختاری اور پرامن وجود کا ہندوستان کی روایتی خارجہ پالیسی کا اصول ایسے بحرانوں سے نمٹنے میں تعمیری کردار ادا کر سکتا ہے۔ شروع سے ہی، ہندوستان نے مذاکرات، غیر صف بندی اور کثیر جہتی سفارت کاری کی حمایت کی ہے۔ حالیہ برسوں میں، ہندوستان نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کیا ہے جبکہ عرب ممالک اور ایران کے ساتھ بھی خوشگوار تعلقات برقرار رکھے ہیں۔ یہ متوازن نقطہ نظر ہندوستان کو بات چیت اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر تعاون کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک منفرد مقام پر رکھتا ہے۔

اداریہ

بحرانوں سے نمٹنے کا ہندوستان کا نیا طریقہ کار

ہارورڈ کی پروفیسر اور کرائسس مینجمنٹ ماہر جولیٹ کیم اکثر کہتی ہیں کہ تیاری ایک چلتا ہوا ہدف" ہے، یعنی یہ مسلسل ترقی کر رہا ہے۔ وہ" بائیں آف بوم" (بحران کے آنے سے پہلے) اور" بم کے دائیں" (بحران آنے کے بعد) کے درمیان فرق کھینچتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حقیقی تیاری وہی ہے جو بحران پیدا ہونے سے پہلے ایک قوم کرتی ہے وہ کس طرح منصوبہ بندی کرتی ہے، تربیت دیتی ہے اور بحران کی شدت کو کم کرنے کے لیے نظام میں لچک پیدا کرتی ہے۔ ہندوستان طویل عرصے سے عروج کے سائے میں رہا ہے۔ آج، اس نے تیاری کے دائرے میں مضبوطی سے قدم رکھا ہے۔ برسوں سے، دہشت گردانہ حملوں کے خلاف ہندوستان کی قومی سلامتی کے ردعمل نے ایک واقف، المناک دور یعنی مذمت، غم و غصہ اور کارروائی کے لیے ایک ہنگامہ آرائی کی۔ 1993 کے ممبئی دھماکوں، 2001 کے پارلیمنٹ پر حملے اور 26/11 کے ممبئی دہشت گردانہ حملوں کے بعد، ہندوستان نے جواب دینے کے بجائے خود کو ردعمل ظاہر کیا۔ مذمت تیز تھی، ہم آہنگی کمزور تھی، اور ردعمل صفر تھا۔ نئے قوانین جلد بازی میں منظور کیے گئے لیکن بغیر کسی مربوط حکمت عملی کے۔ معاشرتی حوصلے بلند تھے، لیکن قومی تیاری پست تھی۔ 2001 میں کارگل جنگ اور پارلیمنٹ پر حملے کے بعد ملٹی ایجنسی سینٹر (MAC) کے قیام کے باوجود انٹیلی جنس گیپ برقرار رہا۔ 26/11 کے وقت تک، نقطوں کو جوڑنے میں ناکامی کولیپسنگ اور تجزیہ نظر آنے لگی تھی۔ 26/11 سے پہلے دہشت گردی کی تحقیقات کے لیے کوئی قومی ایجنسی نہیں تھی۔ ردعمل بکھرا ہوا تھا، قومی اور ریاستی ایجنسیاں سائلو میں کام کر رہی تھیں۔ دہشت گردی، منشیات اور مالیات کے درمیان روابط کو شاذ و نادر ہی تلاش کیا گیا۔ 26/11 کے بعد پاکستان کا ردعمل سفارتی اور لفظی تھا، اسٹریٹجک نہیں۔ پارلیمنٹ پر حملے کے بعد، بھارت نے آپریشن پیراکرم میں اپنے پڑوسی کے ساتھ تقریباً جنگ شروع کر دی، لیکن اس کے باوجود اس نے بہت کم مزاحمت حاصل کی۔ میڈیا نے بھی اکثر بغیر روک ٹوک کام کیا۔ دہشت گردی کے حملوں کے دوران، لائیو کوریج نے آپریشنل پوزیشنیں دی تھیں۔ کچھ صحافی گیلری میں کھیلے، شاید قومی مفاد کے خلاف بھی۔ پچھلے کچھ سالوں میں بہت کچھ بدل گیا ہے۔ بھارت اب عروج کا انتظار نہیں کر رہا۔ یہ بحران آنے سے پہلے تیاری کر رہا ہے۔ اور جب ایسا ہوتا ہے تو ردعمل تیز، جراحی اور حکمت عملی سے ہوتا ہے۔ ہندوستان کے پاس اب دہشت گردی کا ایک مضبوط قانون ہے۔ غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (UAPA) کو 2019 میں نمایاں طور پر مضبوط کیا گیا تھا، جس نے حکومت کو یہ اختیار دیا کہ وہ افراد کو نہ صرف تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے سکے۔ اس نے نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) کے اختیارات میں بھی اضافہ کیا، جس سے وہ دہشت گردی کے مقدمات سے جڑی جائیدادوں کی چھان بین اور ضبط کرنے کے قابل بنا۔ 26/11 کے بعد تشکیل دی گئی NIA اپنے کردار میں صحیح معنوں میں قومی بن چکی ہے۔ جیسا کہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے پارلیمنٹ میں نئے فوجداری قوانین پر بحث کے دوران کہا، اب بھارتیہ نیا سنہتا (بی این ایس) میں دہشت گردی کی واضح طور پر تعریف کی گئی ہے، جو سیکورٹی کارروائی کو ایک مضبوط قانونی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ بھارت اب ایک پیشگی ذہنیت کے ساتھ کام کر رہا ہے، خطرات کو بحرانوں میں بدلنے سے پہل

حکیم جیفریز امریکی ایوان نمائندگان کے اسپیکر بننے کے لیے تیار ہیں

واشنگٹن، 4 نومبر (جی این ایس): ڈیموکریٹس کی وسط مدتی انتخابات میں جیت نے حکیم جیفریز کو امریکی ایوان نمائندگان کے پہلے سیاہ فام اسپیکر بننے کے لیے قطار میں کھڑا کر دیا ہے، جس میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی مخالفت کرنے کے دوہرے چیلنج کا سامنا ہے جبکہ ان کی پارٹی کے زیادہ ترقی پسندانہ انداز کے درمیان فرق کو ختم کرنا ہے۔ سپیکر کے طور پر، جیفریز، جو کہ نیویارک سٹی کا نگریشنل ڈسٹرکٹ کی نمائندگی کر رہے ہیں، اکثریت کی صدارت کریں گے جو جنوری کے پہلے ہفتے میں حلف اٹھائیں گے، اور پچھلے چار سالوں سے ایوان کو کنٹرول کرنے والے ریپبلکنز کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔ آج عظیم امریکی واپسی شروع ہو رہی ہے،" جیفریز نے منگل کو دیر گئے ایک فتح کی تقریر میں اعلان کیا جب میڈیا آؤٹ لیٹس نے ایوان اور سینیٹ میں ڈیموکریٹک اکثریت کے امکانات کا اندازہ لگایا۔ انہوں نے پچھلے دو سالوں میں کانگریس میں ٹرمپ کی زیر قیادت ریپبلکن ایجنڈے پر حملہ کیا، غریبوں اور معذور افراد کے لیے میڈیکیڈ ہیلتھ کیئر پروگرام کے لیے- 4 جولائی 2025 کو قانون میں لاگو ہونے والے اخراجات میں کٹوتیوں کو تبدیل کرنے کے لیے قانون سازی کرنے کا وعدہ کیا۔ جیفریز نے کہا، امریکی عوام نے بات کی ہے اور واضح کر دیا ہے کہ ان کے پاس انتہا پسندی، بدعنوانی کے لیے کافی ہے۔ وہ ایک ایسی کانگریس چاہتے ہیں جو امریکی عوام کے لیے ڈیلیور کرے۔" جیفریز نے طویل عرصے سے کہا ہے کہ، جب کہ اس کا کس غریب اور متوسط طبقے کی زندگی کی بلند قیمت سے نمٹنے میں مدد کرنے پر توجہ مرکوز کرے گا، ڈیموکریٹس کارپوریٹ ایگزیکٹوز کے ساتھ ٹرمپ انتظامیہ کے معاملات کی بھی چھان بین کریں گے، جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے اس کی مختلف مہمات اور منصوبوں کے لیے بہت زیادہ عطیہ دیا ہے۔ انہوں نے یہ کہنے سے روک دیا ہے کہ ایوان ان کی قیادت میں تیسری بار ٹرمپ کے مواخذے کی کوشش کرے گا۔ کیلیفورنیا کے ڈیموکریٹک نمائندے رابرٹ گارسیا، جن سے توقع ہے کہ وہ ہاؤس کمیٹی برائے نگرانی کا چیئر بنیں گے، کے پاس دو الفاظ تھے۔ وکیل اپ" انہوں نے انتخابی رات کے ایک بیان میں کہا۔ منگل کے انتخابات کے بعد بھی ملک کے بیشتر حصوں میں ووٹوں کی گنتی جاری ہے، اگلے دو سالوں کے لیے ایوان میں ڈیموکریٹک اکثریت کا حجم واضح نہیں تھا۔ ایوان کا سپیکر 435 رکنی چیمبر کے باس کے طور پر کام کرتا ہے، یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی قانون سازی ووٹ کے لیے آگے بڑھتی ہے یا بیل پر مرجاتی ہے۔ ایوان کے اسپیکر نائب صدر جے ڈی وانس کے بعد صدارت کے لیے دوسرے نمبر پر ہیں۔ اس مہینے کے آخر میں، نو منتخب ہاؤس ڈیموکریٹس بند دروازوں کے پیچھے جمع ہوں گے تاکہ اسپیکر کے لیے جنوری میں ہونے والے انتخابات میں حصہ لینے کے لیے اپنے امیدوار کا انتخاب کریں۔ متعدد ڈیموکریٹک معاونین کے مطابق، کسی کو بھی جیفریز کے لیے سنگین خطرہ نہیں دیکھا جا رہا ہے۔ ہفتوں بعد، ایک نئی کانگریس کے آغاز کے ساتھ، پورا ایوان 1789 کے بعد سے 57 ویں اسپیکر کے انتخاب کے لیے ووٹ دے گا، جس میں ریپبلکن اپنا امیدوار کھڑا کریں گے جس کی ناکامی یقینی ہوگی۔ لیکن جیفریز کے پاس ابھی بھی بہت سے بائیں بازو کے ترقی پسندوں کی حمایت کو ختم کرنے کے لیے کچھ کام کرنا باقی ہے، جیسے کہ ساتھی نیویارکر اور نمائندہ منتخب دارالیزا اویلا شیولیئر۔ وینٹی فیئر کے ساتھ 30 ستمبر کو انٹرویو میں، Avila Chevalier Jeffries کو ووٹ دینے کا عہد نہیں کرے گی۔ اس کے بجائے، اس نے پالیسیوں کی ایک فہرست دی جس کے بارے میں اس نے کہا کہ اگلے اسپیکر کو اس کی حمایت کرنی چاہیے: ووٹنگ کے حقوق میں اصلاحات، پبلک ہاؤسنگ سرمایہ کاری، اسرائیل کو جارحانہ ہتھیاروں کو روکنا، اور عالمی صحت کی دیکھ بھال۔ تاہم، اسرائیل کے حامی گروپ جیفریز کی مہم کے سب سے بڑے تعاون کنندگان میں شامل ہیں، اور وہ" میڈیکیئر فار آل" ہیلتھ کیئر پروگرام کی تجاویز کے حوالے سے ٹھنڈے ہوئے ہیں، جس سے بہت سے اعتدال پسند ڈیموکریٹس کو خدشہ ہے۔

شراب اسمگلنگ کیس میں ای ڈی کے چھاپے، 11 لاکھ ضبط

نئی دہلی: ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ (ای ڈی) نے گروگرام میں مقیم شراب فروش چین دی تھیکا※ کے ذریعہ درآمد شدہ غیر ملکی شراب کی مبینہ غیر قانونی خریداری اور فروخت سے منسلک منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے سلسلے میں دہلی-این سی آر، ہریانہ اور پنجاب میں 10 مقامات پر تلاشی اور ضبطی کی کارروائیاں کی ہیں۔ پی ایم ایل اے کے تحت منگل اور بدھ کو ای ڈی کے گروگرام زونل آفس کی طرف سے کی گئی تلاشیوں میں دی تھیکا※ سے وابستہ افراد، غیر ملکی شراب سپلائی کرنے والوں، ٹرانسپورٹرز اور مبینہ طور پر شراب کے سنڈیکیٹ میں ملوث دیگر افراد کے دفاتر اور رہائش گاہوں کا احاطہ کیا گیا۔ ای ڈی کے مطابق، تحقیقات ایف آئی آر اور ہریانہ پولس کی طرف سے داخل کی گئی چارج شیٹ سے ہوتی ہے جس میں درآمد شدہ غیر ملکی شراب کی غیر قانونی فروخت اور کسٹم ڈیوٹی اور ریاستی ایکسائز ٹیکس سے بچنے کے لیے بانڈ سے بانڈ ٹرانسفر میکانزم کا غلط استعمال کیا گیا تھا۔ یہ کیس محکمہ ایکسائز کے افسران کی شکایت سے شروع ہوا، جنہوں نے 9 دسمبر 2025 کو دی ھیکا※ سے 921,3 کیسز اور درآمد شدہ غیر ملکی شراب کی 176 ڈھیلی بوتلیں ضبط کیں جن میں مبینہ طور پر لازمی ہولوگرام اور ٹریک اینڈ ٹریس سٹرپس کی کمی تھی۔ ای ڈی نے کہا کہ اس کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سنڈیکیٹ نے بانڈ سے بانڈ ٹرانسفر سسٹم کا استحصال کیا، جو ریاستوں کے درمیان کسٹم اور ایکسائز ڈیوٹی کی فوری ادائیگی کے بغیر درآمد شدہ شراب کی نقل و حرکت کی اجازت دیتا ہے۔ آپریشن کو آسان بنانے کے لیے، ہریانہ اور گوا/مہاراشٹرا میں الگ الگ کمپنیاں قائم کی گئیں اور مطلوبہ کسٹم لائسنس حاصل کیے گئے۔ جب کہ سرکاری طور پر شراب کو گوا یا مہاراشٹر کے بانڈڈ گوداموں تک پہنچایا جانا تھا، تفتیش کاروں نے پایا کہ ٹرانسپورٹرز کے ساتھ مل کر کھیپ کا رخ موڑ دیا گیا اور گروگرام کے شراب فروشوں کو براہ راست سپلائی کیا گیا۔ اس کے بعد شراب کو جائز درآمدی سٹاک کے طور پر فروخت کیا گیا، جس سے سنڈیکیٹ کسٹم ڈیوٹی، VAT، سیسز اور دیگر ٹیکسوں سے بچنے کے قابل بنا۔ ایجنسی نے الزام لگایا کہ 2025-27 کی مدت کے لیے شراب کا لائسنس حاصل کرنے کے بعد، سنڈیکیٹ نے منافع میں اضافے کے لیے ہولوگرام اور ٹریک اینڈ ٹریس سٹرپس کے بغیر درآمد شدہ شراب کی خریداری اور فروخت کی۔ جون اور نومبر 2025 کے درمیان درآمد شدہ شراب کی ایک لاکھ سے زیادہ بوتلیں خریدی گئیں اور غیر قانونی طور پر فروخت کی گئیں۔ ای ڈی کے مطابق، اس آپریشن سے غیر قانونی فروخت پر 20-25 فیصد کا منافع۔

مصری کی نیپالی رہنماؤں سے ملاقات، تعلقات کا جائزہ

کھٹمنڈو، 4 نومبر (جی این ایس): ہندوستانی خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے بدھ کے روز نیپالی کابینہ کے وزراء اور سینئر سرکاری عہدیداروں کے ساتھ ملاقاتوں کا ایک سلسلہ منعقد کیا، جس میں ہمالیائی قوم کے دورے کے دوران دو طرفہ تعلقات کو گہرا کرنے اور کئی شعبوں میں تعاون کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ مصری، جو دو روزہ سرکاری دورے پر بدھ کی صبح کھٹمنڈو پہنچے، نے وزیر خارجہ ششیر کھنال، وزیر خزانہ سوارنم واگلے اور توانائی، آبی وسائل اور آبپاشی کے وزیر بیراج بھکتا شریستھا سے ملاقات کر کے اپنی اعلیٰ سطحی مصروفیات کا آغاز کیا۔ انہوں نے اپنے ہم منصب، خارجہ سکریٹری امرت بہادر رائے کی قیادت میں نیپالی ٹیم کے ساتھ وفود کی سطح پر بات چیت بھی کی۔ نیپال میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ دونوں خارجہ سکریٹریوں کے درمیان ملاقات کے دوران، فریقین نے نیپالی وزیر اعظم بلیندر شاہ کے ہندوستان کے آئندہ دورے کی تیاری کے سلسلے میں باہمی دلچسپی کے متعدد امور پر تبادلہ خیال کیا۔ نیپال کی وزارت خارجہ نے کہا کہ بات چیت میں نیپال بھارت تعلقات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا، بشمول اعلیٰ سطح کے تبادلے، رابطے، تجارت، ترقیاتی تعاون، توانائی اور عوام سے عوام کے تعلقات۔ نیپالی حکام نے کہا کہ دونوں فریقوں نے کئی ایسے اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا جو وہ وزیر اعظم کے آئندہ دورے کے دوران آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ توقع ہے کہ مصری کا دورہ اس ماہ کے آخر میں وزیر اعظم شاہ کے ہندوستان کے دورے کی بنیاد ڈالنے میں معاون ثابت ہوگا۔ اس سے قبل بدھ کو مصری نے وزارت خارجہ میں وزیر خارجہ خانل سے ملاقات کی۔ دونوں فریقوں نے اپنی کثیر جہتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے اور اپنے دیرینہ تاریخی اور دوستانہ تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ کھنال کے سیکرٹریٹ کے مطابق، بات چیت میں توانائی، ہوا بازی، تجارت، کھیل اور تعلیم کا بھی احاطہ کیا گیا۔ کھنال نے اس یقین کا اظہار کیا کہ نیپال اور ہندوستان کے درمیان قریبی تعلقات نئی بلندیوں تک پہنچیں گے۔ مصری نے نیپالی توانائی، آبی وسائل اور آبپاشی کے وزیر بیراج بھکتا سے شاہ کے مجوزہ نئی دہلی سفر کا ایجنڈا تیار کرنے میں مدد ملے گی۔ کھٹمنڈو سرحدی تنازعہ، تجارتی معاہدے پر نظر ثانی اور ہندوستان کے راستے بین الاقوامی پروازوں کے لیے اضافی فضائی داخلے کے مقامات سمیت کئی بقایا مسائل پر بات چیت کو آگے بڑھانا چاہتا ہے۔ نیپالی وزارت خارجہ کے ایک اہلکار نے پہلے آئی اے این ایس کو بتایا کہ نیپال 26 اگست کے سیلاب سے ہونے والی تباہی کے بعد ہندوستان سے کافی امدادی پیکج طلب کرے گا۔ بات چیت کے دوران، مصری نے مبینہ طور پر کہا کہ ہندوستان سیلاب کی حالیہ آفات کے بعد بحالی اور تعمیر نو میں مدد کی درخواستوں پر غور کرنے کے لیے تیار ہے۔" ہندوستان اور نیپال کے درمیان ایک منفرد رشتہ ہے، اور ہم اچھے اور برے وقت میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں،" انہوں نے کہا۔ ان کے نیپالی ہم منصب، رائے نے کہا کہ مصری کا دورہ اس ماہ کے آخر میں وزیر اعظم شاہ کے ہندوستان کے دورے کی بنیاد ڈالنے میں معاون ثابت ہوگا۔ اس سے قبل بدھ کو مصری نے وزارت خارجہ میں وزیر خارجہ خانل سے ملاقات کی۔ دونوں فریقوں نے اپنی کثیر جہتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے اور اپنے دیرینہ تاریخی اور دوستانہ تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ کھنال کے سیکرٹریٹ کے مطابق، بات چیت میں توانائی، ہوا بازی، تجارت، کھیل اور تعلیم کا بھی احاطہ کیا گیا۔ کھنال نے اس یقین کا اظہار کیا کہ نیپال اور ہندوستان کے درمیان قریبی تعلقات نئی بلندیوں تک پہنچیں گے۔ مصری نے نیپالی توانائی، آبی وسائل اور آبپاشی کے وزیر بیراج بھکتا شریستھا سے بھی ملاقات کی، جس میں دو طرفہ بجلی کی تجارت کو وسعت دینے، پن بجلی کے منصوبوں کو تیز کرنے اور آفات سے نمٹنے میں تعاون کو مضبوط بنانے پر بات چیت ہوئی۔ شریستھا کے سیکرٹریٹ کے مطابق، وزیر نے نیپال کو حال ہی میں آنے والی آفات کے سلسلے میں مدد کے لیے بھارتی حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے ہندوستان پر زور دیا کہ وہ بجلی کی تجارت کو وسعت دے، نیپال میں جاری منصوبوں کی تکمیل میں سہولت فراہم کرے اور ملک کے توانائی کے شعبے میں نجی شعبے کی زیادہ سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرے۔ مصری نے کہا کہ ہندوستان نیپال کے ساتھ توانائی کے شعبے میں تعاون کے لیے تیار ہے۔ دونوں فریقوں نے قبل از وقت وارننگ سسٹم اور توانائی کے تعاون کے دیگر شعبوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستانی سفارتخانے نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ بات چیت میں جاری منصوبوں اور اقدامات کا جائزہ بھی لیا گیا اور ساتھ ہی توانائی اور آبی وسائل میں دو طرفہ تعاون کو بڑھانے کے طریقوں پر بات چیت ہوئی۔ مصری نے نیپالی وزیر خزانہ سوارنم واگلے سے بھی ملاقات کی۔ ہندوستانی سفارتخانے کے مطابق، بات چیت میں دونوں ممالک کے درمیان جامع اور وسیع پیمانے پر اقتصادی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے بارے میں اہم خیالات کا تبادلہ ہوا۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق مصری نئی دہلی واپس آنے سے قبل جمعرات کو وزیر اعظم شاہ سے ملاقات کرنے والے تھے۔ توقع ہے کہ وہ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے شاہ کو ہندوستان کے دورے کی دعوت بھی دیں گے۔

کابینہ نے فاسٹ ٹریک خصوصی عدالتوں کی توسیع کو 779 سے بڑھا کر 850 کرنے کی منظوری دے دی

نئی دہلی: عصمت دری اور بچوں کے جنسی جرائم کے مقدمات کے زیر التوا کو کم کرنے کی کوشش میں، وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے بدھ کو فاسٹ ٹریک خصوصی عدالتوں کے لیے مرکزی اسپانسر شدہ اسکیم کو جاری رکھنے کی منظوری دی، جس میں پانچ سال تک فاسٹ ٹریک اسپیشل کورٹس (ایف ٹی ایس او سی) شامل ہیں۔ 31، 2031، کل مالیاتی اخراجات 04.788,3 کروڑ روپے کے ساتھ۔ اس اسکیم کا مقصد بچوں کے جنسی جرائم سے تحفظ (POCSO) ایکٹ، 2012 کے تحت عصمت دری اور جرائم سے متعلق زیر التوا مقدمات کی سماعت کو یقینی بنانا ہے، جبکہ ملک بھر میں ایسے مقدمات کے زیر التواء کو کم کرنا ہے۔ 04.788,3 کروڑ روپے کے کل مالیاتی اخراجات میں 15.353,2 کروڑ روپے کا مرکزی حصہ اور 89.434,1 کروڑ روپے کا ریاستی/مرکز کے زیر انتظام علاقہ کا حصہ شامل ہے۔ مرکزی حصہ نربھیا فنڈ سے دیا جائے گا۔ توسیعی اسکیم کے تحت، حکومت حصہ لینے والی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں فعال FTSCs کی تعداد کو موجودہ 779 سے بڑھا کر 850 کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے، جس میں عصمت دری اور POCSO کے زیر التواء مقدمات کی بنیاد پر اضافی اضلاع کی نشاندہی کی جائے گی۔ زیر التواء مقدمات کو تیزی سے نمٹانے کے لیے ہر عدالت میں ایک سرشار عدالتی افسر، ایک اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر اور چھ معاون عملہ ہوگا۔ اس اقدام سے جنسی جرائم کے متاثرین بالخصوص خواتین اور بچوں کے لیے تیز تر ٹرائل اور بروقت انصاف کو یقینی بنانے کی امید ہے۔ اس میں کمزور گواہوں کے ڈیپوزیشن سینٹرز (VWDCs) اور بچوں کے لیے دوستانہ عدالتی مقامات کے قیام کا بھی تصور کیا گیا ہے تاکہ متاثرین کی شہادتوں کو ریکارڈ کرنے میں سہولت فراہم کی جا سکے اور انہیں مزید تکلیف پہنچائے بغیر۔ مرکز کا محکمہ انصاف اس اسکیم کو ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی انتظامیہ کے ساتھ مل کر نافذ کرے گا۔ عدالتوں کے کام کاج کی نگرانی ایف ٹی ایس سی ڈیش بورڈ، وقتاً فوقتاً پیش رفت کی رپورٹوں اور ہائی کورٹس اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ مشاورت کے ذریعے کی جائے گی۔ فوجداری قانون (ترمیمی) ایکٹ، 2018 کے تحت 2 اکتوبر 2019 کو شروع کی گئی، یہ اسکیم جولائی 2019 میں سپریم کورٹ کی ہدایات کے بعد ان اضلاع میں خصوصی خصوصی عدالتیں قائم کرنے کے لیے متعارف کرائی گئی تھی جن میں POCSO کے 100 سے زیادہ مقدمات زیر التواء ہیں۔ ابتدائی طور پر ایک سال کے لیے شروع کی گئی، اس اسکیم کو بعد میں 31 مارچ 2026 تک بڑھا دیا گیا۔ یہ فی الحال 29 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کام کر رہی ہے، جس میں 779 فنکشنل عدالتیں ہیں، جن میں 399 خصوصی POCSO عدالتیں ہیں۔ حکومت کے مطابق، اپنے قیام کے بعد سے، FTSCs نے 457,02,4 مقدمات کو نمٹا دیا ہے۔ اس اسکیم کے مزید پانچ سال تک جاری رہنے سے جنسی جرائم پر عدالتی ردعمل کو مزید تقویت دینے، مقدمات کے التوا میں کمی اور متاثرین کو بروقت انصاف یقینی بنانے کی توقع ہے۔

اکھلیش یادو کے یوپی انتخابات میں حصہ نہ لینے کے فیصلے پر بی جے پی کی تنقید کانگریس نے ایس پی چیف کی حمایت کی

نئی دہلی: بی جے پی نے بدھ کے روز سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر، اکھلیش یادو کے اس اشارہ پر تنقید کی کہ وہ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات نہیں لڑیں گے، اور کہا کہ انہوں نے صحیح فیصلہ کیا ہے کیونکہ بصورت دیگر ہندوستانی بلاک کے کئی لیڈروں کی قسمت کا سامنا کرنا پڑے گا جو حالیہ انتخابی مقابلہ ہار گئے تھے۔ بی جے پی نے کہا کہ یادو سیاسی صورتحال اور انتخابی میدان میں اترنے کی صورت میں شکست کا سامنا کرنے کے امکان سے واقف تھے۔ منگل کو وارانسی کے دورے کے دوران یادو کے تبصرے کے بعد یہ تنازعہ کھڑا ہوا ہے۔ نامہ نگاروں کے ذریعہ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اگلے سال ہونے والے اسمبلی انتخابات، ممکنہ طور پر شہر کے کسی حلقے سے لڑیں گے، تو اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ نے اپنے مخصوص مزاحیہ انداز میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت وزیر اعلیٰ بنتے ہیں جب ہم الیکشن نہیں لڑتے، اس لیے ہم وہی کریں گے جو ہمارے لیے اچھا ہے۔ ان کے ریمارکس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، اتر پردیش کے کابینہ کے وزیر انل راج بھر نے کہا کہ یادو میں عوام کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے اور وہ سیاسی بیانات کے ذریعے بہانے بنا رہے ہیں۔ ان میں عوام کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ وہ یہ اچھی طرح جانتے ہیں اور محض بہانے بنا رہے ہیں اور سیاسی ڈراموں میں مصروف ہیں۔ سماج وادی پارٹی اور اس کے لیڈر ترقی مخالف، کسان مخالف، نوجوان مخالف، طالب علم اور خواتین مخالف ہیں۔ ان میں عوام کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر وہ عوام کے درمیان ووٹ ڈالیں گے تو وہ انہیں مسترد کر دیں گے۔" اتر پردیش کے وزیر اوم پرکاش راج بھر نے بھی ایس پی سربراہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ الیکشن لڑنے یا عوام کا سامنا کرنے کو تیار نہیں ہیں۔" وہ نہ تو الیکشن لڑیں گے اور نہ ہی عوام کے پاس جائیں گے۔ وہ نہ تو انتخابی میدان میں اترنے کو تیار ہیں اور نہ ہی عوام کا سامنا کرنا چاہتے ہیں۔ عوام پہلے ہی اکھلیش یادو کو مسترد کر چکے ہیں،" انہوں نے کہا۔ بی جے پی کے راجیہ سبھا ممبر پرکاش پال نے کہا کہ یادو نے انتخابی مقابلہ سے دور رہ کر صحیح فیصلہ کیا ہے۔" انہوں نے بہت درست فیصلہ کیا ہے، ورنہ ان کا حشر ایسا ہوتا جیسے کجریوال دہلی میں اسمبلی الیکشن ہارتے، ممتا بنرجی بنگال میں ہارتے، اور انڈیا بلاک کے وزیر اعلیٰ کا چہرہ گورو گوگوئی آسام میں ہار جاتے۔ وہ جانتے ہیں کہ عوام نہ صرف انڈیا بلاک کو شکست دے رہی ہے بلکہ ان کے وزیر اعلیٰ نے کہا،" وزیر اعلیٰ نے کہا۔ تاہم، اتر پردیش کے وزیر نتن اگروال نے کہا کہ الیکشن لڑنا ایک فرد کا ذاتی فیصلہ ہے اور یادو کو اپنی پسند کا حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ کون الیکشن لڑے گا اور کون نہیں لڑے گا یہ ایک فرد کا ذاتی فیصلہ ہے، اس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ نہیں لڑے گا، یہ اس کا ذاتی فیصلہ ہے، جمہوریت میں کسی کو الیکشن جیت کر ایوان میں آنا چاہیے، میرا ماننا ہے کہ جو لوگ الیکشن لڑتے ہیں اور جیتتے ہیں ان کی جمہوریت میں زیادہ ساکھ ہوتی ہے، باقی سب کا ذاتی انتخاب ہے۔ بی جے پی ایم ایل اے پلٹو رام نے بھی یادو پر تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ان کا فیصلہ جمہوریت کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے ایس پی پر جمہوری اقدار اور آئینی اداروں کو نظر انداز کرنے کا مزید الزام لگایا، اور الزام لگایا کہ اتر پردیش میں اس کا دور لاقانونیت اور گنڈہ راج※ سے عبارت تھا۔ دریں اثنا، کانگریس کے ترجمان سریندر راجپوت نے ایس پی سربراہ کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ الیکشن لڑنے یا نہ لڑنے کے ان کے فیصلے سے پارٹی کی مہم میں ان کے کردار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔" اکھلیش یادو الیکشن لڑیں یا نہ لڑیں، وہ فی الحال ایک معزز ممبر پارلیمنٹ ہیں اور پارٹی کی انتخابی مہم کی قیادت کریں گے۔ پارٹی کی ساری ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے۔ وہ جو بھی فیصلہ لیں گے وہ ہندوستانی اتحاد میں سب کے لیے قابل قبول ہوگا، کیونکہ وہ ہمارے اہم رہنماؤں میں سے ایک ہیں،" انہوں نے کہا۔ سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ لال جی ورما نے بھی یادو کے فیصلے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ الیکشن نہ لڑنے سے ایک لیڈر کو پوری ریاست میں کام کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی لیڈر خود الیکشن نہیں لڑتا ہے تو انہیں پوری ریاست میں آزادانہ طور پر کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس لیے یقینی طور پر ان کا فیصلہ جو بھی ہو، اس نوعیت کا ہو سکتا ہے۔

اگنویر اسکیم کے تحت چار سالہ میعاد میں کوئی تبدیلی نہیں، طویل سروس کا ایک موقع: سی ڈی ایس سبرامنی

نئی دہلی: اگنویر کے لیے چار سالہ سروس کی مدت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے، اور جو لوگ پہلے مرحلے میں" باقاعدہ سپاہی" کے طور پر منتخب نہیں ہوتے ہیں، اپنی چار سالہ میعاد پوری کرنے کے بعد، ان کو دو سال کا اضافی موقع ملے گا، چیف آف سی ڈی ایس، ڈیفنس کلیئر کے لیے۔ این ایس راجہ سبرامنی، بدھ کو۔ اگنیویرز※ کو ایک اضافی موقع دینے کا اقدام بدھ کو مرکزی کابینہ کی میٹنگ کے دوران اٹھایا گیا۔ یہ دسمبر 2026 میں مسلح افواج سے ریٹائر ہونے والے تقریباً 000,18 اگنیوروں کی پہلی کھیپ سے مہینوں پہلے ہے۔ 2022 میں شروع کی گئی اگنی پتھ اسکیم نے مسلح افواج میں اہلکاروں کی قلیل مدتی شمولیت کی ایک نئی اسکیم متعارف کرائی، جس کا مقصد تینوں خدمات کی عمر کی پروفائل کو کم کرنا ہے۔ اسکیم کے تحت بھرتی ہونے والوں کو اگنیور کہا جاتا ہے۔ سی ڈی ایس نے پریس سے بات کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ نظام کے تحت چار سال کی سروس مکمل کرنے والے 25 فیصد اگنیوروں کو باقاعدہ سپاہی کے طور پر شامل کیا جانا ہے۔ بقیہ 75 فیصد کے پاس اب دوسری دو سال کی سروس میعاد کا اختیار ہوگا، جس سے وہ اضافی مدت کے لیے خدمت جاری رکھ سکیں گے۔

دوسری سروس کی مدت پوری کرنے کے بعد ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا۔ ان کی کارکردگی، دوران سروس کامیابیوں اور تنظیمی تقاضوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ اگنیور جو مثبت کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور مقررہ معیارات پر پورا اترتے ہیں انہیں مستقبل میں باقاعدہ سروس کے لیے غور کیا جا سکتا ہے۔ سی ڈی ایس نے واضح کیا کہ اگنیوروں کی رضامندی کے ساتھ ساتھ مسلح افواج کی آپریشنل اور تنظیمی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ انتخاب کے لیے معروضی معیار پر عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگنیوروں کی کارکردگی کا ان کی سروس کے دوران وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس تشخیص میں جسمانی فٹنس، حوصلہ افزائی، حوصلہ، نظم و ضبط اور تکنیکی مہارت جیسے عوامل شامل ہیں۔ دوسری سروس ٹرم کا مقصد اگنیور کو ان کی مہارتوں اور تجربے کو بڑھانے کے لیے مزید مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس سے مسلح افواج کو تربیت یافتہ اور تجربہ کار افرادی قوت کو برقرار رکھنے میں بھی مدد ملے گی۔ دوسری سروس کی مدت کے دوران، اگنیور کو زیادہ تنخواہ اور سروس فنڈ کا فائدہ ملے گا، جس سے انہیں اضافی دو سال کی سروس کے لیے بہتر مالی منافع ملے گا۔ سی ڈی میں وضاحت کی گئی کہ ان اگنیوروں کے لیے جو دوسری میعاد مکمل کرنے کے بعد باقاعدہ سپاہی کے طور پر شامل ہوتے ہیں، ان کی سنیارٹی کو ابتدائی مرحلے میں منتخب کیے گئے اگنیوروں کے 25 فیصد کے بعد درجہ بندی کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ" پہلے مرحلے میں باقاعدہ فوجیوں کے طور پر منتخب ہونے والوں کی سنیارٹی زیادہ ہوگی، جبکہ بعد میں منتخب ہونے والوں کو ان کے فوراً بعد رکھا جائے گا۔" مزید وضاحت میں، انہوں نے کہا کہ ابتدائی چار سالہ مدت کے بعد باقاعدہ سپاہی" کے طور پر منتخب نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگنیور کسی بھی کم قابل ہے، کیونکہ انتخاب سختی سے میرٹ پر مبنی ہے۔ جنرل سبرامانی نے مزید کہا کہ دوسری سروس میعاد مسلح افواج کو طویل مدت تک اگنیور کے تجربے سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے گی۔ اپنے ابتدائی چار سالوں کے دوران، اگنیور فوجی تربیت، نظم و ضبط اور مختلف ذمہ داریوں میں تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ اضافی دو سال اس تجربے کو مزید مضبوط بنانے میں مدد کریں گے۔ سی ڈی ایس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ یہ انتظام اگنیوروں کو فوج میں طویل مدت تک رہنے کا موقع فراہم کرتا ہے، جبکہ باقاعدہ سپاہیوں کے طور پر ان کی حتمی شمولیت کا راستہ کھلا رکھتا ہے۔ اس فیصلے سے وہ اگنیور جو چار سال کی سروس مکمل کرنے کے بعد باقاعدہ سپاہی کے طور پر منتخب نہیں ہوئے ہیں انہیں مسلح افواج میں خدمات جاری رکھنے کی اجازت دے گا۔ دو سال کی اضافی مدت کے بعد ان کی فوج میں ریگولرائزیشن کا بھی بندوبست ہو گا۔ اگنیور کی تنخواہ اور مالی فوائد کا حوالہ دیتے ہوئے، سی ڈی ایس نے کہا کہ اگنیور کو پہلے سال میں 000,30 روپے ماہانہ تنخواہ ملتی ہے۔ دوسرے سال یہ بڑھ کر 500,43 روپے اور تیسرے سال 500,47 روپے ہو جاتا ہے۔ انہوں نے اسے تنخواہ میں نمایاں اضافہ قرار دیا۔ سی ڈی ایس جنرل این ایس راجہ سبرامانی نے یہ بھی کہا کہ حکومت کے لیے اگنیوروں کی کل شراکت کا 70 فیصد حصہ جاری رکھنے کا انتظام ہے۔

لداخ یونیورسٹی انتخابات میں اے بی وی پی کی کامیابی: امیت شاہ

اے بی وی پی کی فتح تقسیم پسند، انتشار پسند قوتوں کے لیے فیصلہ کن دھچکا: ایچ ایم امیت شاہ لداخ یونیورسٹی انتخابات پر لیہہ: مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے بدھ کے روز کہا کہ لداخ یونیورسٹی طلبہ یونین کے انتخابات میں اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) کی فیصلہ کن جیت ملک میں" تقسیم پسند" قوتوں کے لیے ایک فیصلہ کن فتح ہے۔ امیت شاہ نے ایکس پر کہا،" یونیورسٹی آف لداخ اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات میں ABVP کے کارہائے کاروں کو ان کی شاندار جیت پر مبارکباد۔ یہ شاندار فتح تفرقہ انگیز اور انتشار پھیلانے والی قوتوں کے لیے ایک فیصلہ کن دھچکا ہے اور اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ قوم پرستی ہماری نوجوان نسل کا پہلا انتخاب ہے۔ میری بے صبری ہندوستانی نوجوانوں کی حمایت کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں"۔ منگل کے روز اعلان کردہ انتخابی نتائج میں، اے بی وی پی نے لداخ یونیورسٹی کے طلباء یونین کے انتخابات میں اہم کامیابی حاصل کی، جس نے مقابلہ کیا گیا آٹھ عہدوں میں سے پانچ جیت کر۔ منتخب ہونے والے امیدواروں میں صدر کے طور پر سیرنگ یانگڈول، جنرل سیکرٹری کے طور پر سٹینزین رگڈول، جوائنٹ سیکرٹری کے طور پر رابسکیٹ ڈولما شامل ہیں۔ نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے، اے بی وی پی جموں کشمیر اور لداخ کے ریاستی سکریٹری سنک شریوات نے کہا

پونگولیٹی نے ریاست بھر میں اراضی کے دوبارہ سروے کی ہدایت کی، کسانوں کے لیے تنازعات سے پاک عنوانات کی یقین دہانی کرائی



حیدرآباد، 4 نومبر (جی این ایس) وزیر محصولات، مکانات اور اطلاعات و تعلقات عامہ کے وزیر پونگولیٹی سری نواسا ریڈی نے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ریاست بھر میں زمینوں کا ازسرنو سروے کریں بنیادی طور پر کسانوں کے فائدے کے لیے اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ان کی موجودگی کو یقینی بنایا جا سکے۔ زمین سے متعلق مسائل کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ انہوں نے حکم دیا کہ تحصیلدار روزانہ کی بنیاد پر ان دیہاتوں کا دورہ کریں جہاں دوبارہ سروے جاری ہے۔ مزید برآں، آر ڈی اوز، ایڈیشنل کلکٹرس، اور ڈسٹرکٹ کلکٹرس کو مسلسل نگرانی فراہم کرنے اور ہفتے میں کم از کم ایک بار ان گاؤں کا دورہ کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر نے کہا کہ حکومت کا مقصد آنے والے سال کے اندر ریاست بھر میں ہر انچ اراضی کا ایک جامع سروے کرنا ہے، جس کا مقصد زمینداروں کو محفوظ، تنازعات سے پاک اراضی کے عنوانات فراہم کرنا ہے۔ وزیر نے کہا کہ یہ حکومت کا عزم ہے کہ ہر زمین کے مالک کو جامع اور محفوظ اراضی کا ریکارڈ فراہم کیا جائے جو کہ ان کی زمین کے لیے آدھار کارڈ※ کے مترادف ہے سرکاری پاس بکس کے ساتھ۔ بدھ کے روز، میدچل-ملکاجگیری کلکٹریٹ میں ایک تفصیلی جائزہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں غیر منقسم رنگاریڈی ضلع کے لیے زمین کے سروے، محصولات کے معاملات، اسٹامپ اور رجسٹریشن، اور مکانات پر توجہ مرکوز کی گئی۔ میٹنگ کی قیادت رنگاریڈی ضلع کے وزیر انچارج ڈی سریدھر بابو نے کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر پونگولیٹی سرینواس ریڈی نے اعلان کیا کہ حکومت کے مہتواکانکشی جامع اراضی سروے پروجیکٹ کو مرحلہ وار شروع کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں قانون کے مطابق ریاست کے ہر ضلع کے منتخب ریونیو گاؤں میں سروے کو تیز کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب حیدرآباد میں ریاستی سطح کے عہدیداروں کے ساتھ پچھلے جائزوں کا انعقاد کیا گیا تھا، اس بار، جائزہ براہ راست اضلاع میں منعقد کیا جا رہا ہے، جس میں مقامی عوامی نمائندے، ریاستی سطح کے سینئر عہدیدار، اور فیلڈ سطح کے ریونیو عملہ شامل ہیں تاکہ مخصوص مسائل کو حل کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید وضاحت کی کہ منڈل سطح کے عہدیداروں کا انتخاب بے ترتیب طور پر سروے کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کے لیے کیا جا رہا ہے- جن میں زیر التواء درخواستیں، عوام کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات، اور زمینی سطح پر درپیش عملی چیلنجز شامل ہیں۔ انہوں نے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ عوام کی درخواستوں، انہیں خود درپیش مشکلات اور ان معاملات کو حل کرنے کے لئے درکار حکومتی سطح کی مخصوص اجازتوں یا رہنما خطوط کا شفاف اور درست حساب کتاب فراہم کریں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اگر مسائل کو چھپانے کی بجائے واضح طور پر بتایا گیا تو ان کے حل کے لیے متعلقہ حکام کو موقع پر ہی ہدایات جاری کی جائیں گی۔ وزیر نے کہا کہ حکومت ذمہ داری سے کام کرنے والے اور دیانتداری کے ساتھ عوامی شکایات کا ازالہ کرنے والے اہلکاروں کی تعریف کرے گی۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اس کے برعکس کسی بھی عہدیدار کے خلاف سخت اور فوری کارروائی کی جائے گی جو جان بوجھ کر مسائل کو غلط طریقے سے پیش کرے گا یا عوام کو مشکلات کا باعث بنے گا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ریاست بڑے پیمانے پر زمین کا ایک جامع سروے کر رہی ہے-تقریباً 125 سالوں میں اس طرح کی پہلی مشق۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یہ سروے زمین کی پیمائش سے آگے بڑھے گا۔ یہ تضادات کا مستقل حل فراہم کرے گا، جیسے کہ ایسے معاملات جہاں سرکاری سروے کے ریکارڈ زمین کے حقیقی قبضے سے مطابقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جامع سروے سے ریونیو اور جنگلات کے محکموں کے درمیان حدود کے تنازعات، *پتہ* (عنوان شدہ) زمینوں سے متعلق مسائل، اور زمینی حدود سے متعلق تنازعات جیسے مسائل کی نشاندہی اور حل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ انہوں نے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ اس باوقار، ریاست گیر اقدام کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے تندہی سے مل کر کام کریں۔ مزید برآں، وزیر پونگولیٹی نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ سیکشن 22A (ممنوعہ اراضی کے لین دین) سے متعلق کسی بھی مسئلے کی جانچ کریں جو موجودہ سرکاری احکامات (GOs) یا میمو میں شامل نہیں ہیں، اور انہیں حل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔ اس میٹنگ میں ایم پی ایٹالہ راجیندر، ایم ایل ایز کالے یادایا، منوہر ریڈی، اریکی پوڈی گاندھی، بنڈارو لکشما ریڈی، ایرلا پلی شنکر، اور ماری راج شیکر ریڈی کے علاوہ دیگر۔

اندیرماہاؤسنگ اسکیم: 1,920 مکانات کے مستحقین کا ای لاٹری سے انتخاب



حیدرآباد، 4 نومبر (جی این ایس) مکانات تعمیر کیے جائیں گے؛ الاٹیز (مکان حاصل کرنے والوں) کا انتخاب ای-لاٹری کے ذریعے کیا گیا ان حلقوں میں تعمیر کیے جانے والے 1,920 مکانات کے لیے مستحقین کا انتخاب جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے 'ای-لاٹری' (e-lottery) کے نظام کے ذریعے کیا گیا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وزیر پونم پربھاکر ریڈی نے کہا کہ ان مکانات کی تعمیر کے لیے 'بھومی پوجا' (سنگِ بنیاد کی تقریب) جلد منعقد کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے اس اہم منصوبے کے لیے آر ٹی سی (RTC) اور محکمہ پولیس کی زمینوں کا استعمال کیا ہے، جس کا مقصد غریبوں کے اپنے گھر کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حکومت کل ایک لاکھ (100,000) مکانات کی تعمیر کے لیے مناسب زمین حاصل کرنے کے عمل میں سرگرم ہے، جو حکومت کے مخلصانہ عزم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ مستحقین آنے والے 'بونالو' (Bonalu) تہوار تک اپنے نئے گھروں میں منتقل ہو سکیں۔ گوشہ محل کے رکن اسمبلی (MLA) راجہ سنگھ نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے غریبوں کو انہی حلقوں میں رہائش فراہم کرنے کے حکومتی عزم کو سراہا جہاں وہ فی الحال رہائش پذیر ہیں۔ انہوں نے درخواست کی کہ حلقے کے مختلف حصوں میں نشاندہی کی گئی مزید مناسب زمین کو بھی 'اندیرما' مکانات کی تعمیر کے لیے استعمال کیا جائے۔ ہاؤسنگ بورڈ کے وائس چیئرمین وی پی گوتم نے کہا کہ 'اندیرما' ہاؤسنگ ٹاورز کی تعمیر اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ ہر مستحق فرد کو اپنا ذاتی گھر فراہم نہ کر دیا جائے۔ انہوں نے مزید اعلان کیا کہ 'آؤٹر رنگ روڈ' (ORR) کے دائرے میں آنے والے چار دیگر اسمبلی حلقوں میں بھی اسی طرح کے ہاؤسنگ پروجیکٹس کے لیے نوٹیفکیشن جلد جاری کیے جائیں گے۔ ان ہاؤسنگ یونٹس کی قیمت چھ لاکھ روپے مقرر کی گئی ہے، جس کا مقصد مستحقین کو تعمیراتی عمل میں شامل کرنا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کام ان کی اپنی نگرانی میں مکمل ہو۔ کھلی منڈی میں 40 سے 50 لاکھ روپے مالیت کے گھر کو اتنی معمولی قیمت پر فراہم کرنے کے علاوہ، رجسٹریشن فیس بھی معاف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مکمل شفافیت کو یقینی بنانے اور کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش ختم کرنے کے لیے، مکانات کی الاٹمنٹ کا عمل ای-لاٹری کے ذریعے انجام دیا جا رہا ہے۔ اس لاٹری کے ذریعے منتخب ہونے والوں کو فوری طور پر ایس ایم ایس (SMS) کے ذریعے مطلع کرنے کے انتظامات کر لیے گئے ہیں.※ اندیراما (Indiramma) ہاؤسنگ ٹاورز کے پائلٹ پروجیکٹ کے تحت، بدھ 4 نومبر کو ایک ماپ اپ※ (mop-up) لاٹری منعقد کی جائے گی۔ اس کا مقصد ان ہاؤسنگ یونٹس کو دوبارہ الاٹ کرنا ہے جو منسوخ ہو گئے تھے بی جن کی وجوہات میں فیلڈ سطح کے معائنے کے دوران سامنے آنے والے مسائل یا دیگر عوامل شامل ہیں۔ یہ عمل ان 16 انتخابی حلقوں کے لیے ہے جہاں ابتدائی الاٹمنٹ کا عمل پہلے ہی مکمل ہو چکا تھا۔ ان 16 حلقوں میں پہلے الاٹ کیے گئے یونٹس میں سے، مختلف وجوہات کی بنا پر تقریباً 700,1 یونٹس اب دوبارہ دستیاب ہو گئے ہیں۔ یہ ای-لاٹری (e-lottery) درخواست دہندگان کی موجودہ فہرست میں شامل اہل افراد کے ناموں کے ذریعے منعقد کی جائے گی۔ ای-لاٹری کے اس عمل کو یوٹیوب چینل @tghdofficial/ youtube.com//:https پر براہِ راست (لائیو) دیکھا جا سکتا ہے۔

ریونت ریڈی کی اسکول یونیفارم پر طلباء کی رائے لینے کی ہدایت

حیدرآباد، 4 نومبر (جی این ایس)، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ طلباء سے انہیں تقسیم کئے گئے اسکول یونیفارم کے بارے میں رائے حاصل کریں اور اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ مستقبل کے یونیفارم کے رنگ اور ڈیزائن کا انتخاب کرتے وقت ان کی رائے کو مدنظر رکھا جائے۔ چیف منسٹر نے ایم سی آر ایچ آر ڈی بودھی پویلین میں مختلف محکموں کے تحت سرکاری ہاسٹلوں، رہائشی اسکولوں اور سرکاری اسکولوں کے طلبہ میں یونیفارم اور تعلیمی کٹس کی تقسیم کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سالوں کے مقابلے میں طلباء کو پرکشش رنگوں اور ڈیزائنوں کے ساتھ بہتر معیار کے یونیفارم فراہم کیے گئے ہیں۔ حکام نے اجلاس کو بتایا کہ یونیفارم، ٹائی، بیلٹ، شناختی کارڈ، جوتے، موزے، پلیٹس، شیشے، پیالے، قالین اور سکول بیگز کی تقسیم تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ جب کہ ایک یا دو اداروں میں بعض اشیاء کی تقسیم 95 فیصد تک پہنچ گئی تھی، چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ بقیہ کام جلد از جلد مکمل کریں۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اگلے تعلیمی سال کے لیے پہلے سے معیاری آپریٹنگ طریقہ کار (SOPs) تیار کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اشیاء کی فہرست کو حتمی شکل دینے اور ٹینڈرز طلب کرنے سے لے کر خریداری، فراہمی اور تقسیم تک ہر مرحلہ کو مقررہ مدت میں مکمل کیا جانا چاہیے۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ایک ایکشن پلان تیار کریں کہ طلباء کو اگلے تعلیمی سال کے پہلے ہی دن تمام یونیفارم اور تعلیمی مواد مل جائے۔ رکن پارلیمنٹ وید نریندر ریڈی، چیف منسٹر کے پرنسپل سکریٹری این سریدھر، محکمہ بہبود کے اسپیشل چیف سکریٹری سبیا سچی گھوش، قبائلی اور پسماندہ طبقات کے محکمہ کے پرنسپل سکریٹری راہل بوجا اور دیگر عہدیداروں نے جائزہ میٹنگ میں شرکت کی۔ 95 فیصد تقسیم کے اعداد و شمار کو واضح کریں فوری اشاعت کے لیے مضمون کو مختصر کریں۔

ریتھو بھروسہ کے فرضی پیغامات پر شکایت

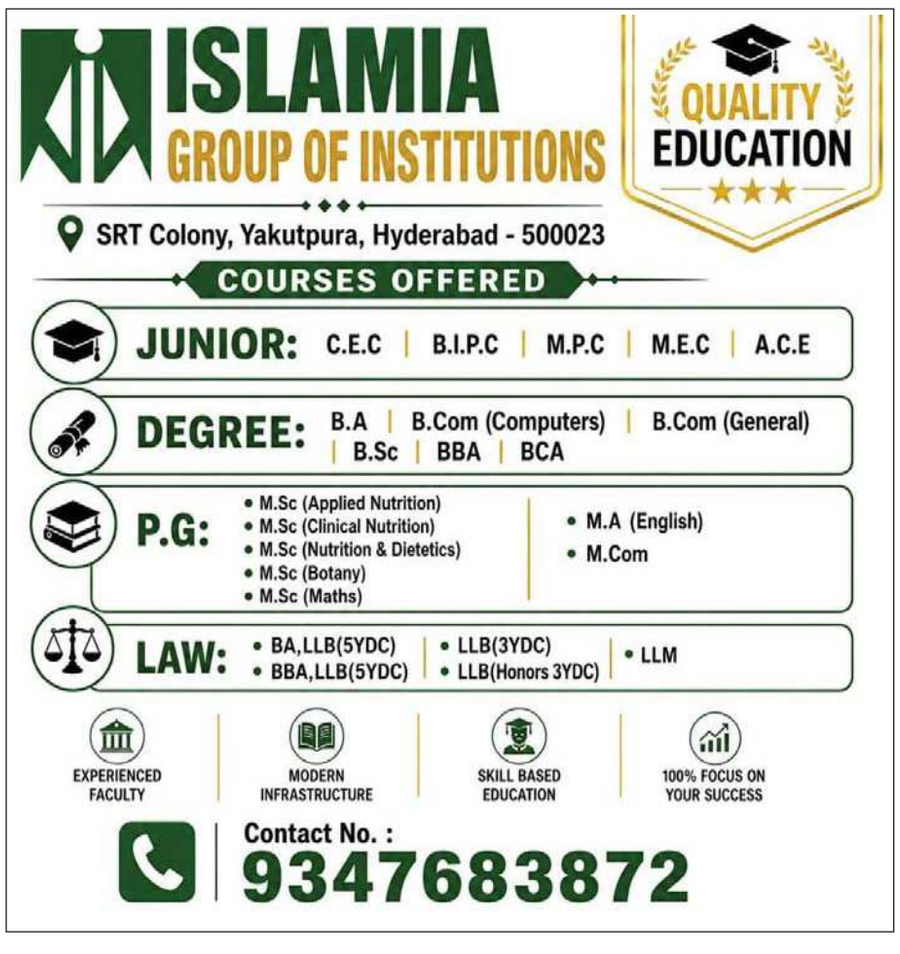
حیدرآباد، 4 نومبر (جی این ایس) تلنگانہ حکومت کے ریتھو بھروسہ اسکیم کے تحت کسانوں کے بینک کھاتوں میں جمع کی گئی رقوم کے سلسلے میں ایک بڑی دھوکہ دہی کی کوشش کا انکشاف ہوا ہے۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ ریتھو بھروسہ کی رقوم کسانوں کے بینک کھاتوں میں جمع کر دی گئی ہیں، بدھ کو پورے تلنگانہ میں الجھن پیدا ہوگئی، جس سے محکمہ زراعت کو سائبر کرائم پولیس میں شکایت درج کرنے پر اکسایا گیا۔ چیف منسٹر اے ریونت ریڈی کے نام بھیجے گئے پیغامات میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم کے تحت سالانہ 12,000 روپے فی ایکڑ جمع کیے گئے ہیں۔ تاہم، جن کسانوں نے اپنے بینک اکاؤنٹس کی جانچ پڑتا کی، انہیں کوئی ڈپازٹ نہیں ملا اور انہوں نے وضاحت طلب کرتے ہوئے واٹس ایپ گروپس پر پیغامات شیئر کیے۔ محکمہ زراعت نے واضح کیا کہ حکومت نے فنڈز جاری نہیں کیے ہیں اور نہ ہی اس نے پیغامات بھیجے ہیں اور نہ ہی ان کی گردش کی اجازت دی ہے۔ C-DAC پورٹل کی ایک رپورٹ کے مطابق، ریاست بھر میں تقریباً 128,73,2 کسانوں تک غیر مجاز پیغامات پہنچ چکے ہیں۔ ڈی جی پی اور سائبر کرائم کے سینئر حکام کو خط لکھ کر تفصیلی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ محکمہ کو شبہ ہے کہ ایس ایم ایس کمیونیکیشن سسٹم یا دیگر ایس ایم ایس گیٹ ویز تک غیر مجاز رسائی کے ذریعے اس کے نام کا غلط استعمال کیا گیا ہے۔ شکایت میں ان گیٹ ویز کی شناخت کا مطالبہ کیا گیا جہاں سے پیغامات آئے، ذمہ دار افراد یا ایجنسیاں، اور C-DAC ایس ایم ایس سروس پورٹل اور دیگر گیٹ ویز تک ممکنہ غیر مجاز رسائی کی جانچ کی۔ اس نے تکنیکی شواہد کی جانچ پڑتال کا بھی مطالبہ کیا، بشمول ٹرانسمیشن لاگ، بھیجنے والے کی شناخت اور آئی پی ایڈریس، اور ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی کی۔ کسانوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ فنڈ ریلیز کے بارے میں پیغامات پر یقین نہ کریں جب تک کہ سرکاری اعلانات کے ذریعے تصدیق نہ ہو جائے۔ انہیں مشکوک لنکس پر کلک کرنے یا بینک کی تفصیلات، OTPs یا دیگر ذاتی معلومات کا اشتراک کرنے سے بھی خبردار کیا گیا تھا۔ حکام نے کہا کہ اس واقعے نے گمراہ کن معلومات پھیلانے کے لیے سرکاری شناخت اور ڈیجیٹل کمیونیکیشن چینلز کے غلط استعمال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سائبر کرائم پولیس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پیغامات کی تکنیکی ٹریل کا جائزہ لے گی تاکہ ان کا ذریعہ معلوم کیا جا سکے اور یہ طے کیا جا سکے کہ آیا کسی سرکاری مواصلاتی پلیٹ فارم سے سمجھوتہ کیا گیا تھا۔ محکمہ زراعت نے کسانوں پر زور دیا کہ وہ سرکاری سرکاری چینلز کے ذریعے رائتھو بھروسہ کے بارے میں معلومات کی تصدیق کریں اور غیر تصدیق شدہ پیغامات کو آگے بھیجنے سے گریز کریں۔ اس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مالی امداد کے اجراء سے متعلق کسی بھی اعلان کو مجاز پلیٹ فارمز کے ذریعے بتایا جائے گا۔

واٹر ٹینکرز ایسوسی ایشن کی ہڑتال ختم، سپلائی بحال

حیدرآباد واٹر ٹینکرس ایسوسی ایشن نے اپنی ہڑتال ختم کر دی ہے اور آپریٹرز کے صرف ORR کے باہر سے بورویل پانی نکالنے پر رضامندی کے بعد سپلائی دوبارہ شروع کر دی ہے، Hydraa کمشنر اے وی رنگناتھ نے بدھ کو کہا۔ صدر چندر شیکر کی قیادت میں حیدرآباد واٹر ٹینکرس ایسوسی ایشن کے ارکان نے ہائیڈرا کے عہدیداروں سے ملاقات کی اور ORR کے باہر سے ضروری اجازت حاصل کرنے کے بعد بورویل کا پانی جمع کرنے پر اتفاق کیا، انہوں نے بدھ کو ایک بیان میں کہا۔ Hydraa نے آپریٹرز سے ORR کے اندر گنجان آباد علاقوں سے غیر قانونی طور پر زیر زمین پانی نکالنا بند کرنے کو کہا تھا، ایلٹینکر آپریٹرز سے مسلسل ناکافی بارش کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح میں زبردست گراوٹ کا حوالہ دیتے ہوئے، عام طور پر سفری فاصلے اور ایندھن کے اخراجات کو کم کرنے کے لیے قریبی نکالنے والے مقامات کا انتخاب کیا جاتا ہے، زمینی پانی پر دباؤ بڑھتا ہے جیسا کہ سیکڑوں مقامی ہوٹلوں میں میزبانی کرتے ہیں۔ گچی بوولی، کوکٹ پلی، امیر پیٹ اور اشوک نگر نے پریس ریلیز میں کہا۔ کئی کالونیوں اور رہائشیوں کی فلاحی انجمنوں نے غیر قانونی تجارتی نکالنے اور گھریلو بورویل خشک ہونے کی شکایت کی ہے۔

خواندگی خواتین کی اقتصادی آزادی کی بنیاد ہے: وزیر جوپلی کرشنا راؤ

حیدرآباد، 4 نومبر (جی این ایس) سیاحت، ثقافت اور آبکاری کے وزیر جوپلی کرشنا راؤ نے کہا ہے کہ خواندگی خواتین کی بااختیاریت اور اقتصادیات کی بنیاد ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہر فرد کو پڑھنے لکھنے کے قابل ہونا چاہئے اور اسے اپنی دیرینہ خواہش کے طور پر بیان کیا۔ بدھ کے روز، وزیر نے کولاپور حلقہ کے پنگل منڈل کے ٹیلرلا پلی گاؤں میں ناخواندہ خواتین میں سلیٹ اور تحریری مواد تقسیم کیا تاکہ انہیں پڑھنا لکھنا سیکھنے کی ترغیب دی جا سکے۔ انہوں نے اس سے قبل روپے کی مالی امداد فراہم کی تھی۔ مواد کی خریداری کے لیے 10,000۔ وزیر نے زور دیا کہ اس اقدام کو ایک وقتی سرگرمی رہنے کے بجائے ایک جاری پروگرام کے طور پر جاری رہنا چاہیے۔ انہوں نے گاؤں کے سرپنچ جمبلا یا کو ہدایت دی کہ وہ خواتین کے لیے ہر روز خصوصی کلاسز کا اہتمام کریں، جس میں ایک گھنٹہ صبح اور دوسرا گھنٹہ شام کو پڑھایا جائے۔ انہوں نے ایک لاکھ روپے کی مالی امداد کا بھی اعلان کیا۔ کلاسز کے انعقاد کے لیے 20,000۔ یہ بتاتے ہوئے کہ تعلیم کے لیے عمر کی کوئی حد نہیں ہے، جوپلی نے روپے کے نقد انعام کا اعلان کیا۔ 5,000 اس عورت کے لیے جو پہلے پڑھنا لکھنا سیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواندگی خواتین کے اعتماد کو فروغ دے گی، معاشی آزادی کے زیادہ مواقع پیدا کرے گی اور خاندانوں اور معاشرے کی ترقی میں کردار ادا کرے گی۔



حیدرآباد یونیورسٹی پروفیسر پر ذات پات اور امتیازی ریمارکس کا الزام، ایس ایف آئی کا احتجاج

حیدرآباد، 4 نومبر (جی این ایس) اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا (SFI) نے حیدرآباد یونیورسٹی کے ایک سابق طالب علم کے خلاف ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر کے مبینہ "ذات پرستی، طبقاتی اور امتیازی ریمارکس" کو جھنڈا لگایا ہے۔ SFI کی یونائیٹڈ کنگڈم یونٹ اور HCU یونٹ دونوں نے HCU کے شعبہ تاریخ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر وجئے رامداس منڈلا کے ریمارکس کی مذمت کرتے ہوئے بیانات جاری کیے ہیں۔ دونوں نے ایک ای میل کا حوالہ دیا ہے جسے مبینہ طور پر پروفیسر نے ایک سابق طالب علم کو شیئر کیا تھا۔ SFI UK نے کہا کہ منڈلا نے اپنے ایک طالب علم کو "دلت اچھوت احمق" کہا اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے برطانیہ آنے والے پسماندہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلباء کو یہ کہتے ہوئے بے عزت کیا کہ ان میں کلاس اور ثقافت کی کمی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اب سے بہار اور جھارکھنڈ کے تیسرے درجے کے غریب بیوقوفوں کے لیے تعلیمی مدد فراہم نہیں کریں گے،" بیان میں پڑھا گیا۔ SFI UK نے کہا کہ منڈلا نے مبینہ طور پر تبصرے کو جذبات کی ایک لمحہ بہ لمحہ بھڑکاؤ کے طور پر مسترد کر دیا جب یونیورسٹی انتظامیہ اور ڈیپارٹمنٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ یونین نے مزید کہا کہ طلباء کو اس سے قبل منڈلا سے تعلیمی رہنمائی اور سفارشی خطوط موصول ہوئے تھے جب کہ وہ تعلیمی اشاعتوں میں اس کے ساتھ تعاون کرتے تھے، اور بدسلوکی تب شروع ہوئی جب وہ اس سے متفق نہیں تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "طلباء حوالہ جات، تحقیقی رہنمائی اور اشاعت کے مواقع کے لیے سینئر ماہرین تعلیم پر انحصار کرتے ہیں، اور یہی انحصار اس طرح کے غلط استعمال کو کنٹرول کرنے کا ایک ذریعہ بناتا ہے۔" ہندوستانی اور برطانیہ کی یونیورسٹیوں میں دلت، آدیواسی اور بہوجن طلباء کو ذات پرستی، گیٹ کیپنگ اور ادارہ جاتی بے حسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ذات پات بیرون ملک ہندوستانی طلباء کی بھی پیروی کرتی ہے جبکہ برطانیہ کے مساوات ایکٹ 2010 کی محفوظ خصوصیات سے غیر حاضر رہتی ہے۔" SFI UK نے عوامی نتائج کے ساتھ شفاف انکوائری اور درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ 1989 کے تحت مقدمہ کے اندراج کے بعد حیدرآباد یونیورسٹی کے تمام عہدوں سے منڈلا کو برخاست کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے برطانیہ میں تعلیمی برادری سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ جب تک وہ منڈلا کے ساتھ ان مطالبات پر عمل نہیں کرتے۔ پبلشرز اس کے ساتھ کسی بھی معاہدوں کا جائزہ لیں۔ ایچ سی یو میں ایس ایف آئی یونٹ کے مطابق، یہ واقعہ کتاب کے ایک باب میں نظر ثانی پر اس وقت پیش آیا جب طالب علم نے اپنی تحقیق میں گمنام افراد میں اخلاقی رکاوٹوں کا حوالہ دیا۔" یہ ریمارکس ایک گہری جڑی ہوئی ذات پرستی اور طبقاتی ذہنیت کو بے نقاب کرتے ہیں جو اس بات کا تعین کرتی ہے کہ تعلیمی اداروں میں کون عزت، پہچان اور مواقع کا مستحق ہے۔ ایک طالب علم کو اس کی دلت شناخت، علاقائی پس منظر اور معاشی حالات کی وجہ سے نشانہ بنانا برابری اور سماجی انصاف کے اصولوں پر حملہ ہے، جس کے بارے میں انسٹاگرام پر عوامی یونیورسٹیوں سے توقع کی جاتی ہے۔" یونیورسٹی کیمپس میں پسماندہ طلبا کی بار بار ہونے والی اموات نے ذات پات کی تفریق، ادارہ جاتی بے حسی اور شکایات کے ازالے کے مؤثر طریقہ کار کی عدم موجودگی کے تباہ کن نتائج کو بے نقاب کیا ہے۔ ان سانحات کے پیچھے روزمرہ کی تذلیل، غیر مساوی سلوک، تعلیمی گیٹ کیپنگ اور سیاق وسباق میں اس طرح کی اہمیت ہے۔ ڈاکٹر رامداس کے ریمارکس کو سمجھنا چاہیے۔

EDITOR, PRINTER, PUBLISHER & OWNER by MOHD ATHER RAHEEM PUBLISHED From FALAKNUMA NEWS Urdu Daily 19-4-276/5/A, Flat No.502. 5th Floor, Lake view Residency, Baquar Nagar, BNK Colony, Miralam Tank, Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS. #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar, Hyderabad- 500002 Telangana. Head Office Contact No.0404537318, falaknumanews@gmail.com www.falaknumanews.in